صحابیات کے اعلیٰ اوصاف

سلسلہ نمبر 2

صحابیات اور عشقِ رسول

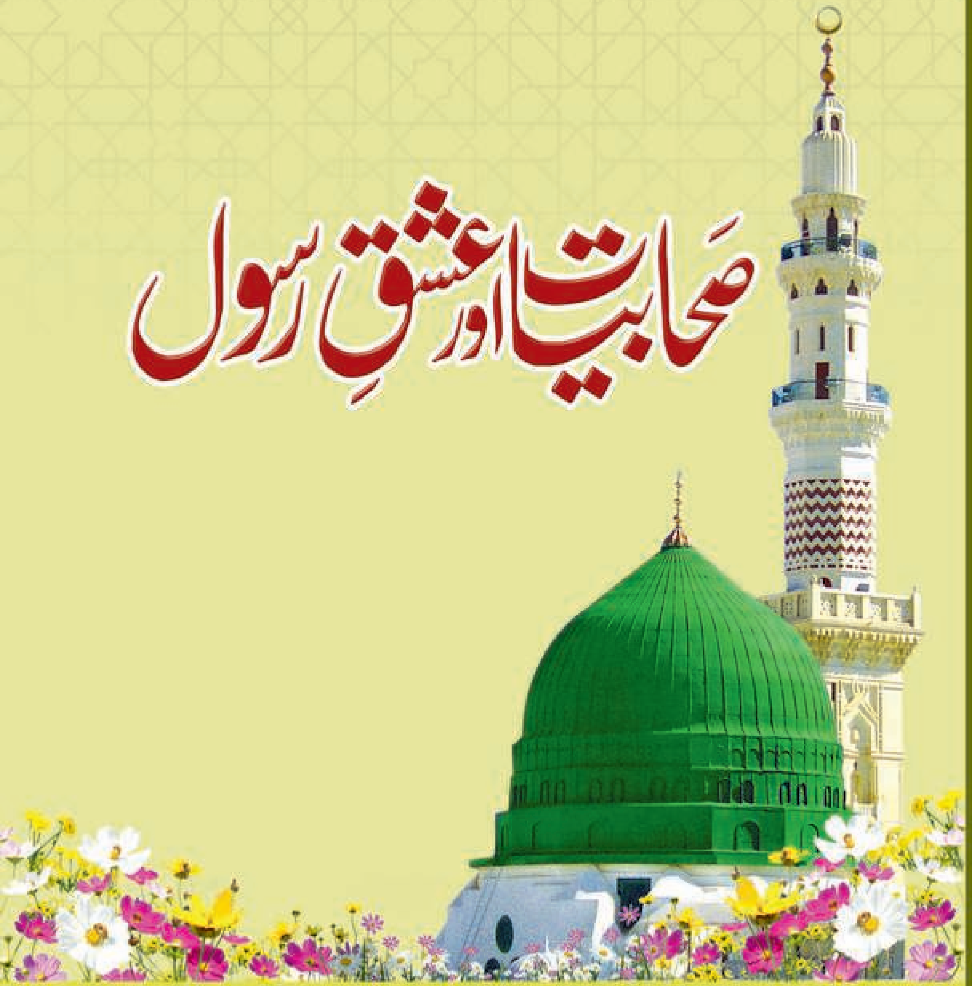

المدینۃ العلمیہ

(دعوتِ اسلامی)

فیضان صحابیات وصالحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صحابیات اور عِشقِ رَسول

دُرود پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، رَاحَتِ قَلْب وسینہ، صَاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عَافِیَّت نِشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامَت اُس کی دَہشتوں اور حِساب وکِتاب سے جَلْد نَجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیامیں بَکَثْرَت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ہولناکیوں اور دَہشتوں والے قِیامَت کے دن حِساب وکِتاب سے جلد رِہائی پانا چاہتی ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکت پر دُرُودِ پاک کی کَثْرَت کیجئے۔

دُنیا و آخِرت میں جب مَیں رہوں سَلامت   پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سَلام ہر دَم
کیا خوف مجھ کو پیارے نارِ جَحِیْم سے ہو   تم ہو شَفِیْعِ مَحْشَر تم پر سَلام ہر دَم[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] .... فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲۷۷/۵، حدیث: ۸۱۷۵

[2] .... ذوقِ نعت، ص۱۲۰، ۱۲۲

www.dawateislami.net

آپ ہیں تو سب کچھ ہے

جنگِ بدر میں بہت سے کُفّارِ قریش کے سرداروں کے قتل پر مکّہ کا ہر گھر ماتم کدہ بن گیا اور بچّہ بچّہ جوشِ اِنتِقام میں آتشِ غَیظ و غضب کا تنّور بن کر مسلمانوں سے لڑنے کے لیے بے قرار ہو گیا۔ عَرَب خُصُوصاً قُریش کا یہ طُرّۂ اِمتِیاز تھا کہ وہ اپنے مَقتُول کے خون کا بدلہ لینے کو اپنا فرضِ مَنصبی سمجھتے تھے۔ لہٰذا کفّارِ مکّہ نے جلْد سے جلْد مسلمانوں سے اپنے مَقتُولوں کے خُون کا بدلہ لینے کا عَزم کر لیا اور سب مِل کر اپنے سردار ابو سُفیان کے پاس گئے تا کہ اسے راضی کر کے مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابُود کرنے کی خاطِر ایک عظیم فوج لے کر مدینہ پر چڑھائی کی جائے۔ قُریش کو جنگِ بدر سے یہ تجرِبہ ہو چکا تھا کہ مسلمانوں سے لڑنا آسان نہیں، آندھیوں اور طوفانوں کا مُقابَلہ، سَمُندر کی مَوجوں سے ٹکرانا اور پہاڑوں سے ٹکّر لینا بہُت آسان ہے مگر عَاشِقانِ رَسول سے جنگ کرنا بڑا ہی مُشکِل ہے۔ اس لیے جہاں اُنہوں نے ہتھیاروں کی تیّاری اور سامانِ جنگ کی خُوب خریداری کی وہیں پورے عَرَب میں جنگ کا جوش اور لڑائی کا بُخار بھی پھیلا دیا۔ یہاں تک کہ بچّہ بچّہ **خون کا بدلہ خون** کا نعرہ لگاتے ہوئے مرنے مارنے پر تیار ہو گیا۔

گروہِ کُفر جب سے بھاگ کر مکّے میں آیا تھا — اسی دِن سے یہ دستُورُ العَمل اس نے بنایا تھا
کہ تیّاری کرے ہر فَرد جنگِ اِنتِقامی کی — پذیرائی نہیں ہو گی کسی عُذر اور خامی کی
قبائل کو قُریشی شاعِروں نے جا کے بھڑکایا — پرستارانِ باطِل کو ضِیائے حق سے دھڑکایا

www.dawateislami.net

کہ یہ مسئلہ ہے دِیْنِ آبائی کی عزّت کا پُرانے مَسْلَکِ لاتی و عُزّائی کی عزّت کا
ہے تاریخِ عَرَب پر یہ بُرے مضمون کا دھبہ دُھلے گا اب تو مُسْلِم خُون ہی سے خُون کا دھبہ
قُرَیْشی قاصِدوں نے اِسطرح جب آگ بھڑکائی بھڑک اُٹھے قبائل کے خَیالاتِ مَن و مائی [1]

اَلْغَرَض اَبُو سُفْیان کی سِپہ سَالاری میں بے پناہ جوش و خَروش اور اِنْتِہائی تیّاری کے ساتھ کُفّارِ مکہ کا لشکرِ جرّار روانہ ہوا تو میدانِ اُحد میں جان نِثارانِ مصطفٰے نے اس لشکر کے غُرور کو خاک میں مِلا دیا۔ پھر بعض مسلمانوں کے جَبَلِ رُماۃ سے ہٹ جانے پر جو پانسہ پلٹا تو اَنہونی ہونی ہوگئی، کفّارِ مکہ نے اِسلام کا نام و نِشان رُوئے زمین سے خَتْم کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگادی۔ اُدھر جان نثارانِ مصطفٰے نے بھی ان کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے وہ کارہائے نُمایاں سَر اَنْجام دیئے کہ تاریخ آج بھی اَنگُشْت بَدَنْداں ہے، پھر اچانک کسی بدبخت نے یہ بے پَر کی اُڑادی کہ جانِ جَہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جہاں میں نہیں رہے تو گویا قِیامَت برپا ہوگئی، کسی کو کسی کی خَبَر نہ رہی، بعض صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو جی ہار بیٹھے اور بعض اس میدانِ کارزار میں گویا یہ کہتے ہوئے کُود پڑے کہ جنہیں دیکھ کے جیتے تھے وہ نہ رہے تو اس جہان میں رہنے کا کیا مزہ! چلو! کُوچ سے پہلے کچھ ناریوں کو واصِلِ جہنّم ہی کرتے چلیں۔ اسی سراسیمگی (سَرا۔ سِیم۔ گی) اور پریشانی کے عالَم میں جہاں مَردوں نے بَہادُرِی و جرأت کے اَنْ مِٹ نِشانات چھوڑے وہیں دو[2] جَہاں کے تاجْوَر، سلطانِ

[1] .... شاہنامۂ اسلام مکمل، حصہ دوم، ص ۳۲۵

www.dawateislami.net

بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عُشّاق صحابیات بھی مُجاہِدانہ جذبات میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ چنانچہ،

حضرت اُمِّ عمارہ کی جان نثاری

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ 862 صفحات پر مُشتَمِل کِتاب سیرتِ مصطفٰے صَفْحَہ 279 پر ہے: حضرت بی بی اُمِّ عمارہ جن کا نام نَسِیْبَہ ہے جنگِ اُحد میں اپنے شوہر حضرت زید بن عاصِم اور دو فرزند حضرت عمّارہ اور حضرت **عبد اللّٰہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو ساتھ لے کر آئی تھیں۔ پہلے تو یہ مُجاہِدین کو پانی پلاتی رہیں لیکن جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفّار کی یَلْغار کا ہوش رُبا مَنظر دیکھا تو **مَشک** کو پھینک دیا اور ایک خنجر لے کر کُفّار کے مُقابَلہ میں سینہ سِپَر ہو کر کھڑی ہو گئیں اور کُفّار کے تیر و تلوار کے ہر ایک وار کو روکتی رہیں۔ چنانچہ ان کے سر اور گردن پر 13 زَخْم لگے۔ اِبْنِ قَمِیْئَہ مَلْعُون نے جب حُضُور رِسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تلوار چلا دی تو بی بی اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے آگے بڑھ کر اپنے بَدَن پر روکا۔ جس سے ان کے کندھے پر اتنا گہرا زَخْم آیا کہ غار پڑ گیا، پھر خود بڑھ کر اِبْنِ قَمِیْئَہ کے شانے پر زور دار تلوار ماری لیکن وہ مَلْعُون دوہری زِرہ پہنے ہوئے تھا اس لیے بچ گیا۔

حضرت بی بی اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فَرْزَند حضرت **عبد اللّٰہ** رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک کافِر نے زَخْمی کر دیا اور میرے زَخْم سے خُون بند نہیں ہوتا تھا۔ میری والِدہ حضرت اُمِّ عمّارہ نے فوراً اپنا کپڑا پھاڑ کر زَخْم کو باندھ دیا اور کہا کہ بیٹا اُٹھو، کھڑے ہو جاؤ اور پھر جہاد میں مَشْغُول ہو جاؤ۔ اِتّفاق سے وُہی کافِر حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اُمِّ عمّارہ! دیکھ تیرے بیٹے کو زَخْمی کرنے والا یہی ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت بی بی اُمِّ عمّارہ نے جھپٹ کر اس کافِر کی ٹانگ پر تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ وہ کافِر گر پڑا اور پھر چل نہ سکا بلکہ سُرین کے بل گھسٹتا ہوا بھاگا۔ یہ مَنْظَر دیکھ کر حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہنس پڑے اور فرمایا کہ اے اُمِّ عمّارہ! تو خُدا کا شُکْر ادا کر کہ اس نے تجھ کو اتنی طَاقَت اور ہِمَّت عَطا فرمائی کہ تو نے خُدا کی راہ میں جِہاد کیا، حضرت بی بی اُمِّ عمّارہ نے عَرْض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دُعا فرمایئے کہ ہم لوگوں کو جنّت میں آپ کی خِدْمَت گزاری کا شَرَف حاصِل ہو جائے۔ اس وَقْت آپ نے ان کے لیے اور ان کے شوہر اور ان کے بیٹوں کے لیے اس طرح دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔ یا اللہ! ان سب کو جنّت میں میرا رفیق بنادے۔ حضرت بی بی اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا زِنْدَگی بھر عَلانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دُعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت بھی مجھ پر آجائے تو مجھے اس کی کوئی پَروا نہیں ہے۔[1]

[1] .... سیرتِ مصطفٰی، ص۲۷۹

www.dawateislami.net

محبت رسول فرض ہے

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! قربان جایئے سَیِّدَتُنا اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عِشقِ رسول پر! جنہوں نے اپنے غَم خوار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دشمنوں کے گھیرے میں دیکھ کر اپنی نزاکت کا خیال کیے بغیر بہادُری و جرأت کے وہ جوہر دِکھائے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہنس دیئے اور خوش ہو کر انہیں اپنی دائمی رَفاقت کا وہ مُژدۂ جانفِزا سنایا کہ حضرت اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تاحیات اس پر ناز رہا۔ ایک شاعِر نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بہادُری کو کیا ہی خُوب انداز میں بیان کیا ہے:

اُحد میں خدمتیں جن کی بہت ہی آشکارا تھیں
انہیں میں ایک بی بی حضرتِ اُمِّ عمّارہ تھیں

پئے اِسلام دے کر اپنے فرزندوں کی قُربانی
پلاتی تھی یہ بی بی زَخمیانِ جنگ کو پانی

نبی کی ذات پر جب جھک پڑے ایمان کے دشمن
ہوئے اس زِندَگیِ بخشِ جہاں کی جان کے دشمن

اسی شَمعِ ہُدیٰ پر جب پلٹ کر آ گئی آندھی
تو اس بی بی نے رکھ دی مَشک، چادر سے کمر باندھی

تھے اسکے شوہر و فرزند بھی مصروفِ جاں بازی
رسولُ اللّٰہ پر قُربان تھے اللّٰہ کے غازی

ہوئی یہ شیر زَن بھی اب قِتال و جنگ میں شامل
سِپَر بن کر لگی پھرنے وہ گردِ ہادِیٔ کامل

یہ اپنی جان پر ہر زَخم دامَن گیر لیتی تھی
کوئی حربہ وُجودِ پاک تک آنے نہ دیتی تھی

نَظر آئی نئی صُورت جو حِرْزِ جانِ پیغمبر
کیا اِک لَخت بڑھ کر حملہ ایک بد کیش نے اس پر

نہتی تھی مگر کرنے لگی پیکار دشمن سے
مروڑا اس کا بازو چھین لی تلوار دشمن سے

اسی شمشیر سے اس نے سرِ شمشیر زَن کاٹا
ہوا اس شیر زَن کے خوف سے اَعدا میں سنّاٹا

www.dawateislami.net

جِدھر بڑھتے ہوئے پاتی تھی وہ مَحْبُوبِ باری کو پہنچتی تھی وہیں اُمِّ عمّارہ جاں نِثاری کو
سَر و گردن پہ اس بی بی نے تیرہ زَخْم کھائے تھے مگر میدان سے اس کے قَدَم ہٹنے نہ پائے تھے
یہ اُٹھی تھی نَمازِ صُبْح کو تاروں کے سائے میں نَمازِ ظُہر تک قائم تھی تلواروں کے سائے میں
یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا ہے
اسی غیرت سے اِنساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا ہے[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

عشق و مَحَبَّت کیا ہے؟

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آخِر وہ کون سا جذبہ تھا جس کے تحت حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہا پروانوں کی طرح شَمْعِ رِسَالَت پر اپنی جان نِثار کرنے کے لیے تیّار ہو گئیں۔ یہ کوئی حیرانی اور اچنبھے کی بات نہیں، کیونکہ یہی وہ جذبہ تھا جس نے حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کو صحرا کی تپتی ریت پر سینے پر پڑی بھاری چٹان تلے دبے ہوئے بھی اَلْاَحَد اَلْاَحَد کی صَدائے دِل نواز بُلَند کرنے کا حوصلہ دیا اور یہی وہ جذبہ تھا جسے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عمّار بن یاسِر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر پروان چڑھایا۔

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اس جذبے کو ہم مَحَبَّت کہتے ہیں۔ مَحَبَّت آخِر کیا چیز ہے کہ بندہ اپنے مَحْبُوب پر سب کچھ وار دینے کے لیے تیّار ہو جاتا ہے۔ لِہٰذا یہ جاننا

[1] .... شاہنامۂ اسلام مکمل، حصہ سوم، ص۴۹۶

www.dawateislami.net

بَہُت ضَروری ہے کہ مَحَبَّت کسے کہتے ہیں؟ چنانچہ اِمام غزالی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللهِ الوَالِی اس کے مُتَعَلِّق مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب میں فرماتے ہیں کہ مَحَبَّت اس کَیۡفِیَّت اور جذبے کا نام ہے جو کسی پسندیدہ شے کی طرف طبیعت کے مَیلان کو ظاہِر کرتا ہے، اگر یہ مَیلان شِدّت اِخْتِیار کر جائے تو اسے عِشْق کہتے ہیں۔ اس میں زِیادَتی ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ عاشِق مَحْبُوب کا بندۂ بے دَام بن جاتا ہے اور مال و دولت (یہاں تک کہ جان تک) اس پر قربان کر دیتا ہے۔[1]

عشق و مَحَبَّت میں فرق

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! بلاشُبہ مَحَبَّتِ خدا اور رسول ایک نِعْمَت ہے، جن کے دل اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت سے سرشار ہوتے ہیں ان کی رُوح بھی اس کی مِٹھاس مَحْسُوس کرتی ہے، ان کی زِنْدَگیاں جہاں اس پاکیزہ مَحَبَّت سے سَنْوَرتی ہیں وہیں یہ مَحَبَّت تاریکی میں اُمّید کا چراغ بن کر انہیں راہِ حَق سے بھٹکنے سے بھی بچاتی ہے، مگر یاد رکھئے! مَحَبَّت اور عِشْق کے معنٰی و مفہوم میں قَدرے فَرق ہے۔ کیونکہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت تو ہر مسلمان کرتا ہے مگر عاشِق کا دَرجہ کوئی کوئی پاتا ہے۔ چنانچہ ابو فضل اِبْنِ مَنْظُور اَفریقی لسانُ العرب میں عِشْق کا مَطْلَب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلْعِشْقُ

[1] .... مکاشفۃ القلوب، ۱۰-باب فی العشق، ص ۴۲

www.dawateislami.net

فَرْطُ الْحُبِّ۔یعنی مَحبَّت میں حد سے تجاوُز کرنا عِشْق ہے۔[1] اسی طرح اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دین وملّت، پروانۂ شَمعِ رِسالت مولانا شاہ اِمام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن عِشْق کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مَحبَّت بمعنی لُغوی جب پختہ اور مُؤَکَّدہ (یعنی بہت زیادہ پکّی) ہو جائے تو اسی کو عِشْق کا نام دیا جاتا ہے پھر جس کی اللہ تعالیٰ سے پختہ مَحبَّت ہو جائے اور اس پر پُختگیِ مَحبَّت کے آثار (اس طرح) ظاہِر ہو جائیں کہ وہ ہمہ اَوقات اللہ تعالیٰ کے ذِکْر و فِکْر اور اس کی اِطاعت میں مَصروف رہے تو پھر کوئی مانِع (یعنی رُکاوٹ) نہیں کہ اس کی مَحبَّت کو عِشْق کہا جائے، کیونکہ مَحبَّت ہی کا دوسرا نام عِشْق ہے۔[2]

مَحبتِ باری ومحبوبِ باری سے مراد

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا اِمام احمد بن محمد قَسْطَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: کسی دانا شخص کا قول ہے کہ ایک مَیان میں دو۲ تلواریں نہیں رہ سکتیں، اسی طرح ایک دِل میں دو۲ مَحبَّتوں کی گنجائش نہیں۔ لٰہذا کسی کا اپنے مَحْبُوب کی طرف مُتَوجِّہ ہونا اس بات کو لازِم کر دیتا ہے کہ وہ باقی ہر شے سے منہ موڑ لے، کیونکہ مَحبَّت میں مُنافقت دُرُست نہیں، مگر (مَحبَّتِ باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کو باقی ہر شے کی

[1] ......لسان العرب، ۵/ ۲۶۳۵

[2] ......فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۱۵ ملتقطاً

www.dawateislami.net

مَحبَّت سے مُقدّم جاننا لازِم ہے، بلکہ اسکے بغیر تو اِیمان ہی مُکمَّل نہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت در حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی مَحبَّت ہے[1] اور مَحبَّتِ باری تعالٰی کے مُتَعَلّق حضرت سَیِّدُنا ابو محمد سَہل بن عبداللہ تُسْتَرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحبَّت کی عَلامَت قرآنِ کریم سے مَحبَّت ہے اور قرآنِ کریم سے مَحبَّت کی عَلامَت نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت ہے اور حبیبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی عَلامَت آپ کی سنتوں سے مَحبَّت ہے۔ جبکہ ان سب کی مَحبَّت کی عَلامَت آخِرت سے مَحبَّت ہے۔[2]

قرآن و سنّت اور محبتِ رسول

فرمانِ باری تعالٰی ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ	ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ
وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ	اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری
وَ اَمْوَالُ اﰳقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ	عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ	مال اور وہ سودا جس کے نُقصان کا تمہیں ڈر
تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ	ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ
وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا	اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے

[1] .... ماخوذ از المواھب اللدنیہ، المقصد السابع، الفصل الاول فی وجوب محبتہ... الخ، ۲/ ۴۸۲

[2] .... تفسیر القرطبی، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۳۱، المجلد الثانی، ۴/ ۴۱

www.dawateislami.net

حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۠ ﴿۲۴﴾ سے زیادہ پیارے ہوں تو راستہ دیکھو (اِنتِظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حُکم لائے اور اللہ فاسِقوں کو راہ نہیں دیتا۔

(پ۱۰، التوبة: ۲۴)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد بندے کو سب سے زیادہ مَحبَّت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہونی چاہئے، جیسا کہ سیرتِ مصطفٰے صَفْحَہ 831 پر ہے: اس آیتِ مُبارَکہ کا حاصِلِ مَطلَب یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تم اِیمان لائے ہو اور اللہ ورسول کی مَحبَّت کا دعویٰ کرتے ہو تو اب اس کے بعد اگر تم لوگ کسی غیر کی مَحبَّت کو ان کی مَحبَّت پر ترجیح دو گے تو خوب سمجھ لو کہ تمہارا اِیمان اور اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحبَّت کا دعویٰ بِالْکُل غَلَط ہو جائے گا اور تم عَذابِ اِلٰہی اور قَہرِ خُداوندی سے نہ بچ سکو گے۔ نیز آیت کے آخِری ٹکڑے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس کے دِل میں اللہ ورسول کی مَحبَّت نہیں یقیناً بِلاشُبہ اس کے اِیمان میں خَلَل ہے۔[۱]

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبداللہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ آیتِ مُبارَکہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کے واجِب ہونے پر دَلالت کرتی ہے اور اس بارے میں اُمَّت کا کوئی اِخْتِلاف بھی نہیں ہے، بلکہ یہ بات ضَروری ہے کہ ان کی مَحبَّت ہر مَحْبُوب (کی

[۱] ...... سیرتِ مصطفٰی، ص۸۳۱

www.dawateislami.net

مَحَبَّت) پر مُقَدَّم ہو۔[1]

ثابِت ہوا کہ جُملہ فرائض فُروع ہیں
اَصْلُ الاُصُول بَنْدَگی اس تاجْوَر کی ہے[2]

مَحبتِ رسول کے فرض ہونے کی ایک عقلی توجیہ

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! مَحَبَّت کی بنیاد یہ چیزیں ہیں: جَمال و کَمال اور نَوال (یعنی اِحسان)۔ مُراد یہ ہے کہ اِنسان کسی سے مَحَبَّت کرتا ہے تو اس کے پیشِ نَظر اس کی صُورَت کا حُسْن یعنی جَمالِ جہاں آرا ہوتا ہے یا سِیْرَت کا کمال و اَکمل ہونا یا وہ اس کے اِحسانات کے سَبَب اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اس اِعْتِبار سے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھیں تو آپ ہر وَصْف میں باکمال ہیں، کوئی آپ کا ثانی نہیں، حُسْنِ صُورَت میں کوئی مِثْل ہے نہ حُسْنِ سِیْرَت میں کوئی مِثال۔[3] جیسا کہ مَدَّاحِ حبیب حضرت سَیِّدُنا حسّان بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ حبیبِ خُدا میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ! وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ! كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ[4]

---

[1] ......تفسیر القرطبی، پ۱۰، التوبة، تحت الآية: ۲۴، المجلد الرابع، ۸/۲۲

[2] ......حدائق بخشش، ص۲۰۵

[3] ......ماخوذاز المواھب اللدنیه، المقصد السابع، الفصل الاول فی وجوب محبته...الخ، ۲/۴۷۸

[4] ......دیوان حسان بن ثابت، حرف الف، خلقت کماتشاء، ص۲۱

www.dawateislami.net

یعنی (یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !) آپ سے زیادہ حُسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہے نہ آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنا ہے۔ آپ ہر عیب و نُقصان سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے حسین و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں:

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم [1]

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اَلْغَرَض مَحْبُوب ربِّ دَاوَر، شَفِیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کو دیکھا جائے یا سِیْرَت کے کمال کو، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حق رکھتے ہیں کہ آپ سے ہی مَحبَّت کی جائے۔ لیکن اگر کوئی مَحبَّت میں نَوال یعنی کسی کے اِحسان کو سَبَب مانتا ہے تو اس اِعْتِبَار سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی مَحبَّت کا اَوّلین حق رکھتے ہیں۔ کیونکہ اُمَّت پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِحسانات شُمار سے باہَر ہیں، اِنسانیَّت کی ہِدَایَت و فَلاح کے لیے آپ نے کیا کچھ نہیں کیا، آپ مومنین کے حق میں رَءُوف و رحیم بلکہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہیں، آپ ہی کی وجہ سے اس اُمَّت کو خَیر اُمَّت کا لَقَب ملا، آپ ہی کے ذریعے کِتاب و حِکْمَت کی تعلیم چار دانگِ عالَم میں عام ہوئی۔ چنانچہ آپ کا مسلمانوں

[1] ....حدائق بخشش، ص ۸۰

www.dawateislami.net

کی جانوں سے جو ایک خاص تعلّق ہے وہ بھی اسی بات کا مُتقاضِی ہے کہ آپ سے مَحبَّت کی جائے۔ جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: کوئی مومِن ایسا نہیں جس کیلئے میں دنیا و آخِرت میں سارے اِنسانوں سے زیادہ اولیٰ واَقْرَب نہ ہوں۔[1] اور یہی مَضْمُون اس فرمانِ باری تعالیٰ سے بھی واضح ہو رہا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ٦)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

مَعْلُوم ہوا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابَرَکات میں تمام خَصائلِ جمیلہ و جمیع اَسبابِ مَحبَّت موجود ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات کیونکر مَحبَّت کے لائق نہ ہو گی؟

صحابیات کی وارفتگی کا عالم

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! صحابیات طیبات رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُنَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قَدْر مَحبَّت کرتی تھیں، یہ واقعہ اس بات کا واضح ثُبُوت ہے کہ غزوۂ اُحد میں شیطان نے بے پَر کی یہ خَبَر اڑادی کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہید ہو گئے ہیں، جب یہ ہولناک خَبَر مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پہنچی تو وہاں کی زمین دَہَل گئی یہاں تک کہ وہاں کی پردہ نشین عورتوں کے دِل و دِماغ میں صدماتِ غَم کا بھونچال آگیا، مدینہ کی گلیوں

[1] ...... بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب الصلاۃ علی من ترک دیناً، ص۱۸۷، حدیث: ۲۳۹۹

www.dawateislami.net

میں غَم وحُزن کی فَضا چھاگئی، ہر طرف سے چیخ وپُکار کی آوازیں بُلَند ہوئیں اور ہر آنکھ اَشکبار ہوگئی، رِوایات میں آتا ہے کہ بعض عورتیں جب اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکیں تو تفتیشِ حَال کے لیے دِیوانہ وَار میدانِ اُحد کی طرف چل پڑیں۔ (1)

کسی نے کیا خوب اس مَنظر کو اَشعار میں یوں بیان کیا ہے:

سَماعَت میں جو یہ دِل رِیش اَخبارِ وَفات آئیں — مدینے سے نِکَل کر مُومِناتِ قانِتات آئیں
نبی کو ڈھونڈتی تھیں اس ہَلاکَت خیز میداں میں — لیے پھرتی تھیں اِک تصویرِ حَسرت چشمِ حیراں میں
بَہَر سُو زَخمِیانِ جنگ کو پانی پلاتی تھیں — کہیں لیکن سُراغِ ساقیٔ کوثر نہ پاتی تھیں
وہ مائیں جنکی آغوشوں نے پہلے شیر نَر پالے — رَضاکاری سے پھر اِسلام پر قُربان کر ڈالے
پِدَر، شوہَر، بَرادَر، پِسَر سب اِسلام پر صَدقے — خوشی سے کر دیئے تھے گھر کے گھر اِسلام پر صَدقے
نہ رِشتے اب نہ کوئی ماماتا مَطلُوب تھی ان کو — وُجُودِ پاکِ ہادی کی بَقا مَطلُوب تھی ان کو (2)

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! غَمِ سرکار میں نِڈھال وَارفتگی کے عالَم میں میدانِ اُحد کی طرف جانے والی ان صحابیات کے عِشقِ رَسول کے بھی کیا کہنے! راستے میں انہوں نے اپنے باپ، بھائی، شوہر اور بیٹوں کی لاشیں بھی دیکھیں مگر کوئی پروانہ کی اور جب تک انہوں نے جانِ جاناں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیا ان کے دلِ بے قَرار کو چین نہ آیا۔ آیئے! ان عُشّاقِ رَسول صحابیات کا تذکرہ کرتی اور اپنے دِلوں کو عِشقِ رَسول سے گرماتی ہیں:

[1] .... سبل الھدی، الباب الثالث عشر فی غزوۃ احد، ذکر رحیل النبی . . . الخ، ۴/ ۳۳۵

[2] .... شاہنامۂ اسلام مکمل، حصہ سوم، ص ۴۹۶

www.dawateislami.net

بھائی اور شوہر کی شہادت پر ناز

عِشقِ سرورِ کائنات میں تڑپتی دیوانہ وار میدانِ اُحد کی طرف جانے والی ان صحابیات میں سے ایک عاشِقہ صحابیہ کی نظر ایک اُونٹ پر پڑے دُو ۲ مقتولوں پر پڑی تو انہوں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ وہاں مَوجُود صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بتایا کہ ایک تیرا بھائی اور دُوسرا تیرا شوہر ہے۔ فرمانے لگیں: مجھے یہ بتاؤ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟ جب انہیں بتایا گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خیر وعَافِیَّت سے ہیں تو فرمانے لگیں: اب مجھے کسی کی پروا نہیں اور جہاں تک میرے بھائی اور شوہر کی بات ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو شَہادَت کا مَرتَبہ عَطا فرماتا ہے۔ چنانچہ انکے اسی قول کی تائید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُبارکہ نازِل فرمائی:

وَیَتَّخِذَ مِنۡکُمۡ شُہَدَآءَ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے۔[1] (پ۴، آل عمران: ۱۴۰)

قبیلہ بنی دینار کی بڑھیا

قبیلہ بنی دِینار کی ایک عورت اپنے جذبات سے مَغْلُوب ہو کر اپنے گھر سے نِکَل کر میدانِ جنگ کی طرف چل پڑی، راستے میں اس کو اپنے باپ، بھائی اور شوہر کی شَہادَت کی خَبَر ملی مگر اس نے کوئی پَروا نہیں کی اور لوگوں سے یہی پوچھتی

[1] ......سبل الھدی، الباب الثالث عشر فی غزوۃ احد، ذکر رحیل النبی . . . الخ، ۴/۳۳۵

www.dawateislami.net

رہی کہ یہ بتاؤ! میرے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟ جب اسے بتایا گیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آپ ہر طرح بخیریت ہیں تو بھی اس بڑھیا کی تَسَلّی نہیں ہوئی اور کہنے لگی: تم لوگ مجھے رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا دِیدار کرادو۔ جب لوگوں نے اس کو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے قریب لے جاکر کھڑا کر دیا اور اس نے جَمالِ نُبوت کو دیکھا تو بے اِختیار اس کی زبان سے یہ جُملہ نِکل پڑا: کُلُّ مُصِیْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ ہے۔

بڑھ کر اُس نے رُخِ انْوَر کو جو دیکھا تو کہا!
تو سَلامَت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رَنْج و اَلَم
میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی بَرادر بھی فِدا
اے شہِ دیں! تِرے ہوتے کیا چیز ہیں ہم [1]

سرکار کی سلامتی پر سب کچھ قربان

اسی طرح کی ایک رِوایت میں ہے کہ عِشقِ رسول سے سرشار ایک اَنصاری صَحابیہ جب گھر سے نِکل کر میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہوئیں تو راستے میں انہیں دِل لرزا دینے والے مَناظِر کا سامنا کرنا پڑا، کہیں بھائی اور بیٹے کے لاشے کو دیکھا تو کہیں شوہر اور باپ کی مَیِّت پڑی دیکھی مگر وہ عاشِقہ صَحابیہ بغیر پروا کیے آگے بڑھتی جاتیں اور یہی پوچھتی جاتیں: میرے مَحْبُوب، میرے آقا و مولا کیسے ہیں؟

[1] .... سیرت مصطفٰی، ص ۲۳۲ بحوالہ السیرۃ النبویۃ، غزوہ احد، تحریض عمر لحسان... الخ، ۳/۴۷

www.dawateislami.net

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بخیر و عافِیَّت ہونے کی خبر ملنے کے باوُجود وہ رُکی نہیں بلکہ آگے بڑھتی گئیں اور آخِرکار جب رُخِ اَنْوَر پر نظر پڑی تو بے قرار ہو کر فَرطِ مَحبَّت میں دامَنِ مصطفےٰ کو تھام لیا اور عَرض کرنے لگیں: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! جب آپ سَلامَت ہیں تو مجھے کسی اور کی کوئی پروا نہیں ہے۔[1]

تسلی ہے پناہِ بیکساں زِندہ سَلامَت ہے
کوئی پَروا نہیں سارا جہاں زندہ سَلامَت ہے[2]

دیدارِ سرکار کی خوشی میں رونا بھول گئیں

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! یہ تین[3] واقعات ان صحابیات کے تھے جو شیطانی اَفواہ سن کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں اور گھروں سے نِکل پڑیں مگر جن صَحابیات کے جذبات قابو میں تھے اور وہ گھروں سے نہ نکلیں، ان کے دِلوں کو بھی قرار نہ تھا، لہٰذا جب انہیں مَعْلُوم ہوا کہ میدانِ اُحد سے واپَسی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی بستی سے گزر رہے ہیں تو گھروں میں اپنے شُہَدا کے لاشوں پر رونے والی یہ صَحابیات دُکھی دِلوں کے چین، سَرْوَرِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قرار ہو کر

[1] .... المواھب اللدنیہ، المقصد السابع، الفصل الاول فی وجوب محبتہ، ۲/۲۸۰مفھومًا
[2] .... جنتی زیور، ص۵۰۵

www.dawateislami.net

باہر نِکل پڑیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا عامِر اَشْہَلِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: جب ہمیں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خبر ملی تو اس وقت ہم اپنے مقتولین پر رو رہی تھیں، چنانچہ ہم رونا چھوڑ کر سب کی سب باہر نِکل آئیں اور جب میں نے **رسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو بے ساختہ میری زبان سے یہ اَلفاظ جارِی ہوگئے: **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے ہوتے ہر مصیبت ہیچ ہے۔ [1]

سرکار ہی دلوں کا سرور ہیں

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَعْد کَبْشَہ بِنْت رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خبر ہوئی تو آپ دوڑتی ہوئی بارگاہِ رِسالَت میں پہنچیں، اس وَقت حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھوڑے پر جلْوہ گر تھے جس کی لگام آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا سَعْد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھامے ہوئے تھے، انہوں نے (اپنی والِدہ کو یوں بارگاہِ رِسالَت میں آتے دیکھا تو) عَرض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میری ماں ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خوش آمدید کہا۔ پھر اُمِّ سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا مزید قریب ہوئیں تو ٹکٹکی باندھے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کی دولت سے اپنی نِگاہوں کو

[1] .... کتاب المغازی للواقدی، غزوۃ احد، تسمیۃ من قتل المشرکین، ۱/۳۱۵ ملتقطًا

www.dawateislami.net

مالا مال کرنے لگیں اور پھر یوں عَرض گزار ہوئیں: اے اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو سَلامَت دیکھ کر میرے دِل کو جو سُرور مِلا ہے اس نے ساری مصیبتوں کو میرے لیے چھوٹا بنا دیا ہے۔[1]

مَحبَّتِ مصطفٰے کے تقاضے

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! عِشْقِ رسول کا تقاضا یہ ہے کہ اَحْکامِ بارِی و مَحْبُوبِ بارِی تعالٰی کو غور سے سنئے اور ان پر عَمَل کیجئے۔ جیسا کہ آپ کو پردے میں رہنے کا حُکم دیا گیا ہے تو آپ پر لازِم ہے کہ پردہ میں رہا کریں اور اپنے شوہَر اور آباؤ اَجداد کی عزّت و عَظَمت اور ناموس کو برباد مَت کیجئے۔ یہ دنیا کی چند روزہ زِندَگی فانی ہے۔ یاد رکھئے! ایک دِن مَرنا ہے اور پھر قِیامَت کے دِن بارگاہِ خدا و مصطفٰے میں منہ دِکھانا ہے۔ قَبْر و جہنّم کے عَذاب کو یاد کیجئے اور سَیِّدہ خاتونِ جنّت و اُمَّہاتُ المومنین اور دیگر صحابیات رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چل کر اپنی دنیا و آخِرَت کو سنوارئیے اور غیر مُسْلِم عورتوں کے طریقوں پر چلنا چھوڑ دیجئے۔

اس کے عِلاوہ سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ وَالہانہ عقیدت اور اِیمانی مَحبَّت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وَالِدَین اور تمام آباؤ اَجداد بلکہ تمام رشتہ داروں کے اَدَب

[1] .... سبل الھدی، الباب الثالث عشر فی غزوۃ احد، ذکر رحیل النبی . . . الخ، ۴/۳۳۵ ملخصًا

www.dawateislami.net

واحترام کا اِلتزام رکھا جائے۔ بجز ان رشتہ داروں کے جن کا کافر اور جہنمی ہونا قرآن و حدیث سے یقینی طور پر ثابت ہے۔ جیسے ابو لہب اور اس کی بیوی حمالۃ الحطب، باقی تمام قرابت والوں کا اَدب ملحوظِ خاطر رکھنا لازِم ہے کیونکہ جن لوگوں کو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبتِ قرابت حاصِل ہے ان کی بے اَدبی و گستاخی یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِیذا رسانی کا باعث ہو گی جو کہ مَمنُوع ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِیذا دیتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں۔ [1]

اُمّت پر حُقُوقِ مصطفٰے

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! مَحبُوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمّت کی ہِدایت و اِصلاح اور فلاح کے لیے بے شُمار تکالیف بَرداشت فرمائیں، نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنی اُمّت کی نجات و مغفِرت کی فِکر اور اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفقت و رحمت کی اس کیفِیَّت پر قرآن بھی شاہِد ہے۔ چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر

[1] .... سیرت مصطفٰی، ص۶۶ بتغیر

www.dawateislami.net

عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۲۸) تمہارا مَشقّت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

مَحْبُوبِ باری صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پوری پوری راتیں جاگ کر عِبادت میں مَصروف رہتے اور اُمَّت کی مَغْفِرَت کے لیے دربارِ باری میں اِنْتِہائی بے قَراری کے ساتھ گِریہ وزاری فرماتے رہتے۔ یہاں تک کہ کھڑے کھڑے اَکْثَر آپ کے پائے مُبارَک پر وَرَم آجاتا تھا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت کے لیے جو مشقتیں اُٹھائیں ان کا تقاضا ہے کہ اُمَّت پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ حُقُوق ہیں جن کو اَدا کرنا ہر اُمَّتی پر فَرْض وواجِب ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا علّامہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَرْج ذَیل آٹھ حُقُوق اپنی کتاب شِفا شریف میں تفصیل سے بیان فرمائے ہیں:

(۱) اِیمان بالرسول (۲) اِتّباعِ سنتِ رسول (۳) اِطاعتِ رسول

(۴) مَحبّتِ رسول (۵) تعظیمِ رسول (۶) مدحِ رسول

(۷) دُرُود شریف (۸) قبرِ اَنْوَر کی زِیارت

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! آیئے! صحابیات طیبات رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ کی سِیرَت کی روشنی میں اِن حُقُوق کا مُختَصَر جائزہ لیتی ہیں۔ چنانچہ،

www.dawateislami.net

﴿1﴾ ایمان بالرسول

رَسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانا اور جو کچھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لائے ہیں صِدْقِ دِل سے اس کو سچا ماننا ہر اُمَّتی پر فَرْضِ عَین ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بغیر رسول پر اِیمان لائے ہر گز کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔[1]

لہٰذا یاد رکھئے کہ مَحْض توحید و رِسَالت کی گواہی کافی نہیں بلکہ کسی کا بھی اِیمان اس وَقْت تک کامِل نہیں ہو سکتا جب تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی جان ومال بلکہ سب سے زیادہ مَحْبُوب نہ بنالیا جائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامِل) مومِن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مَیں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کی اَولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔[2]

خاک ہو کر عِشْق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی[3]

ایک رِوایَت میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **تین** باتوں کو

---

[1] .... کتاب الشفا، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فی فرض الایمان بہ...الخ، ۲/۴، مفھومًا

[2] .... بخاری، کتاب بدء الایمان، باب حب الرسول ﷺ...الخ، ص ۴۷، حدیث: ۱۵

[3] .... حدائق بخشش، ص ۱۵۳

www.dawateislami.net

حلاوتِ ایمانی کے حصول کی علامت قرار دیا، جن میں ایک یہ ہے کہ بندے کی نظر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات کائنات کی ہر چیز سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہو جائے۔[1]

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں[2]

﴿2﴾ اتباعِ سنّتِ رسول

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ اور سنّتِ مُقدَّسہ کی پیروی ہر مسلمان پر واجب ولازم ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ (پ۳، آل عمران: ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اسی لیے آسمانِ اُمَّت کے چمکتے ہوئے ستارے، ہِدایت کے چاند تارے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم و صحابیات طیبات

[1] ...... بخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، ص ۱۷، حدیث: ۱۶ ملخصًا
[2] ...... سامان بخشش، ص ۱۰۲

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر سنّتِ کریمہ کی پیروی کو لازِم و ضروری جانتے اور بال برابر بھی کسی مُعامَلہ میں اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں سے اِنحراف یا ترک گوارا نہیں کرتے تھے۔

﴿3﴾ اِطاعتِ رسول

یہ بھی ہر اُمّتی پر رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حق ہے کہ ہر اُمّتی ہر حال میں آپ کے ہر حُکم کی اِطاعت کرے اور آپ جس بات کا حُکم دیں بال کے کروڑویں حصّے کے برابر بھی اس کی خِلاف ورزی کا تصوُّر نہ کرے کیونکہ آپ کی اِطاعت اور آپ کے اَحکام کے آگے سرِ تسلیم خَم کر دینا ہر اُمّتی پر فرضِ عین ہے۔ چنانچہ ارشادِ خُداوندی ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ترجمۂ کنزالایمان: حُکم مانو اللہ کا اور حُکم مانو رسول کا۔ (پ۵، النسآء: ۵۹)

ایک اور مقام پر ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ترجمۂ کنزالایمان: جس نے رسول کا حُکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حُکم مانا۔ (پ۵، النسآء: ۸۰)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! مَعلُوم ہوا اِطاعتِ رسول کے بغیر اِسلام کا تصوُّر ہی نہیں کیا جا سکتا اور اِطاعتِ رسول کرنے والوں ہی کے لیے بُلند دَرَجات ہیں۔ لہٰذا

www.dawateislami.net

ہم پر لازِم ہے کہ ہر قسم کے قول و فعل میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرَتِ طیبہ سے رہنمائی لی جائے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیان کردہ شَرْعی حُدُود سے تجاوُز نہ کیا جائے۔

﴿4﴾ محبتِ رسول

اسی طرح ہر اُمَّتی پر رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حق ہے کہ وہ سارے جہان سے بڑھ کر آپ سے مَحبَّت رکھے اور ساری دنیا کی مَحْبُوب چیزوں کو آپ کی مَحبَّت پر قربان کر دے۔ جیسا کہ مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہ کی خالہ جان حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ بِنْتِ عتبہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عنہا ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ اَقدس میں حاضِر ہوئیں تو عَرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک وَقْت تھا کہ میں چاہتی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کے عِلاوہ دنیا بھر میں کسی کا مکان نہ گرے مگر اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اب میری خواہش ہے کہ دنیا میں کسی کا مکان رہے یا نہ رہے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَکان ضَرور سلامَت رہے۔ اِرشَاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اس وَقْت تک کامِل مومِن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔[1]

[1] .... اسد الغابة، حرف الفاء، ۷۱۹۰-فاطمة بنت عتبة، ۷/۲۲۳

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت صرف کامِل و اکمل اِیمان کی عَلامت ہی نہیں بلکہ ہر امتی پر رسول **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ حَق بھی ہے کہ وہ سارے جہان سے بڑھ کر آپ سے محبّت رکھے اور ساری دنیا کو آپ کی محبّت پر قربان کر دے۔

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی محبّت ہے سند آزاد ہونے کی
خُدا کے دامَنِ توحید میں آباد ہونے کی [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی تکلیف برداشت نہ ہوتی

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صحابیات طیبات رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جس قَدْر محبّت کرتی تھیں، اس کی مِثالیں شُمار سے باہر ہیں۔ یہاں صِرف چند مِثالیں ہی ذِکْر کی جارہی ہیں۔ یاد رکھئے! سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہنچنے والی کسی بھی قسم کی جسمانی تکلیف پر صحابیات طیبات رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ اس طرح بے قرار ہو جاتیں گویا یہ تکلیف انہیں پہنچی ہو۔ چنانچہ،

[1] .... صحابہ کرام کا عشق رسول، ص ۲۲

www.dawateislami.net

مَرْوِی ہے کہ جب اُمّہاتُ الْمومنین مرضُ الموت کے دوران بارگاہِ نُبوّت میں حاضِر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکلیف ان سے بَرْداشت نہ ہوئی۔ اس مَوْقَع پر اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا نے مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جو کچھ عَرْض کی وہ آپ کے مَحَبَّتِ مصطفٰے کا پیکر ہونے کا منہ بولا ثُبُوت ہے۔ چنانچہ آپ نے عَرْض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم: **یا نَبِیَّ اللہ**! کاش! مَیں آپ کی جگہ ہوتی۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کی اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! یہ سچ بولنے والی ہیں۔ [1]

(5) تعظیمِ رسول

اُمَّت پر حُقُوقِ مصطفٰے میں سے ایک نِہَایَت ہی اَہَم اور بہُت بڑا حَق یہ بھی ہے کہ ہر اُمَّتی پر فَرْضِ عَین ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ سے نِسْبَت و تعلّق رکھنے والی تمام چیزوں کی تعظیم و توقیر اور اَدَب و اِحترام کرے اور ہر گز ہر گز کبھی ان کی شان میں کوئی بے اَدَبی نہ کرے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ

[1] .... الاصابة، كتاب النساء، حرف الصاد، صفيه بنت حيي، ۸/ ۲۳۳ ملخصًا ملتقطًا

www.dawateislami.net

وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝۹ (پ۲۶، الفتح: ۸، ۹) اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رَسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صُبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بدزبانی کرنے والا اور آپ کی تَنْقِیص (یعنی شان میں کمی یا گستاخی) کرنے والا کافِر ہے اور جو اس کے کُفْر اور عَذاب میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے اور توہینِ رِسَالَت کرنے والے کی دنیا میں یہ سزا ہے کہ وہ قَتْل کردیا جائے گا۔[1] اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ بَیْت و آپ کی اَزواجِ مُطَہَّرات اور آپ کے اَصحاب کو گالی دینا یا ان کی شان میں تَنْقِیص کرنا بھی حَرام ہے اور ایسا کرنے والا مَلْعُون ہے۔[2] یہی وجہ ہے کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور صحابیات طیبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد اَدَب واِحْتِرام کرتے اور بارگاہِ رِسَالَت کے آداب کا ہمیشہ خَیال رکھتے۔ چنانچہ،

آدابِ بارگاہِ نبوت کی انوکھی مثال

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے کہ دو جہاں کے

[1] .... کتاب الشفا، القسم الرابع، الباب الاول فی بیان ماھو فی حقه...الخ، ۲/۱۸۸-۱۸۹

[2] .... کتاب الشفا، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل فی حکم ساب آل بیت النبی، ۲/۲۵۲

www.dawateislami.net

تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو نِکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے مَعْذرَت کرتے ہوئے عَرْض کی: مجھے آپ سے نِکاح میں کوئی مسئلہ نہیں، بلکہ آپ تو مجھے سب سے زیادہ مَحْبُوب ہیں مگر میرے بچے ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ یہ آپ کے لیے تکلیف کا باعث بنیں۔[1]

بارگاہِ نبوت کی بے ادبی قطعاً گوارا نہ تھی

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عَبدُ الرَّحمٰن بن عامری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی قوم کے شُیوخ سے رِوایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم بازارِ عُکاظ میں تھے کہ سرورِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں دینِ اِسلام کی دعوت دی جو ہم نے قُبول کرلی۔ اتنے میں بُحیرہ بن فِراس قُشَیری آیا اور اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اونٹنی کی کوکھ میں نیزہ چبھادیا جس کی وجہ سے وہ اچھلی اور آپ زمین پر تشریف لے آئے۔ اس دن حضرت سَیِّدَتُنا ضُباعہ بنتِ عامِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی اِیمان لاکر عاشِقانِ مصطفٰے میں شامل ہوچکی تھیں، انہیں مَعْلُوم ہوا تو وہ آپے سے باہَر ہوگئیں اور اپنے چچازاد بھائیوں کے پاس آکر ان کی غیرت کو جھنجھوڑتے ہوئے غضبناک لہجے میں بولیں: اے آلِ عامِر! مجھے تمہارا کیا فائدہ! تمہارے سامنے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے اَدَبی کی گئی اور

[1] .... اسد الغابة، حرف السين، ۷۰۳۸-سودة القرشية، ۷/ ۱۵۹، ملخصًا

www.dawateislami.net

تم میں سے کسی نے اسے نہیں روکا۔ یہ سن کر فوراً آلِ عامر کے تین۳ آدمی اُٹھے اور قبیلہ بُحیرہ کے تین۳ آدمیوں کو پکڑ کر ان کی خوب دُرگت بنائی حالانکہ یہ ابھی تک مسلمان بھی نہ ہوئے تھے مگر انہوں نے تحفُّظِ عَظمتِ رَسول پر جس جرأت کا مُظاہرہ کیا تھا اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوش ہو کر انہیں بَرَکت کی دُعا دی تو ان کے دِلوں میں عِشْقِ مُصطفےٰ کی وہ شَمْع فَروزاں ہوئی کہ اِسلام قبول کرکے بعد میں ان سب نے حُرْمَتِ رَسول کی پاسبانی کرتے ہوئے اپنی جانیں اپنے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کر دیں۔[1]

(6) مَدحِ رسول

مَحْبُوبِ ربِّ داور، شَفِیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر اُمتی پر یہ بھی حَق ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدح و ثنا کا ہمیشہ اِعلان اور چرچا کرتا رہے اور ان کے فضائل و کمالات کو عَلَی الْاِعْلَان بیان کرے۔

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و مَحاسِن کا ذِکْرِ جمیل رَبُّ العالمین اور تمام انبیاو مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مُقدّس طریقہ ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن کریم کو اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدح و ثنا کے مُخْتَلِف رنگا رنگ پھولوں کا ایک حَسِین گلدستہ بنا کر نازِل فرمایا ہے اور

[1] .... اسد الغابة، حرف الضاد، ۷۷۰۷-ضباعة بنت عامر، ۷/ ۷۶ ملخصًا

www.dawateislami.net

پورے قرآنِ کریم میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعْت و صِفات کی آیاتِ بَیِّنات اس طرح جگمگا رہی ہیں جیسے آسمان پر ستارے جگمگاتے ہیں اور گزشتہ آسمانی کِتابیں بھی اِعلان کر رہی ہیں کہ ہر نبی و رسول اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَدّاح و ثناخوان اور ان کے فضائل و مَحاسِن کا خطیب بن کر فَضائِلِ مصطفٰے کے فَضْل و کَمال اور ان کے جاہ و جلال کا ڈنکا بجاتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں صَحابہ و صَحابیات نے ہر کوچہ و بازار اور میدانِ کارزار میں نَعْتِ رسول کے ایسے ایسے عظیم شاہکار گلدستے ترتیب دیئے کہ جن کی خوشبو آج بھی چہار سُو پھیلی ہوئی ہے،[1] یہی نہیں بلکہ دَورِ صحابہ سے آج تک سرورِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خوش نصیب مَدّاحوں نے نَظْم و نَثْر میں نَعْتِ پاک کا اتنا بڑا ذخیرہ جَمْع کر دیا ہے کہ اسے اِحاطۂ شُمار میں لانا مُمکِن نہیں۔

﴿7﴾ دُرود شریف

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنے کا حُکْم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے

[1] .... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں مَدح سرائی کی چیدہ چیدہ مثالیں دعوتِ اِسلامی کے اَشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے **صحابیات اور مدح سرائی** میں مُلاحظہ فرمایئے۔

www.dawateislami.net

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ 1250 صَفْحات پر مُشْتَمِل کِتاب بہارِ شریعت (جلد اوّل) صَفْحَہ 75 پر ہے: جب حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ذِکْر آئے تو بکمالِ خُشوع و خُضوع و اِنکسار بَاَدَب سُنے اور نامِ پاک سُنتے ہی دُرُود شریف پڑھنا واجِب ہے۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دِین و ملّت مولانا شاہ اِمام احمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** میں اس مسئلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: نامِ پاکِ حُضُور پُرنُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مُختَلِف جلسوں میں جتنی بار لے یا سُنے ہر بار دُرُود شریف پڑھنا واجِب ہے، اگر نہ پڑھے گا گنہگار ہو گا اور سَخت سَخت وَعِیدوں میں گرِفتار، ہاں اس میں اِخْتِلاف ہے کہ اگر ایک ہی جَلْسہ میں چند بار نامِ پاک لیا یا سنا تو ہر بار واجِب ہے یا ایک بار کافی اور ہر بار مُسْتَحَب ہے، بَہُت عُلَما قولِ اَوّل کی طرف گئے، ان کے نزدیک ایک جَلْسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار دُرُود شریف بھی پڑھتا جائے اگر ایک بار بھی چھوڑا گنہگار ہوا۔

دیگر عُلَمانے بنَظَرِ آسانیِ اُمَّت قولِ دُوم اِخْتِیار کیا ان کے نزدیک ایک جَلْسہ میں

www.dawateislami.net

ایک بار دُرُود اَدائے واجِب کے لیے کِفَایَت کرے گا، زیادہ کے تَرْک سے گنہگار نہ ہو گا مگر ثوابِ عظیم و فَضْلِ جسیم سے بے شک مَحْرُوم رہا۔ بَہَر حَال مُناسِب یہی ہے کہ ہر بار صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم کہتا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بِالْاِتِّفَاق بڑی بڑی رحمتیں بَرَکتیں ہیں اور نہ کرنے میں بلاشبہ بڑے فَضْل سے مَحْرُومی اور ایک مَذْهَبِ قَوِی پر گناہ و مَعْصِیَّت، عاقِل کا کام نہیں کہ اُسے تَرْک کرے۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شانِ مَحْبُوبِیَّت کا کیا کہنا؟ ایک حقیر و ذلیل بندہ خُدا کے پیغمبر جمیل کی بارگاہِ عَظَمَت میں دُرُود شریف کا ہدیہ بھیجتا ہے تو خُداوند جلیل اس کے بَدْلے میں اس بندے پر رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿8﴾ قبرِ انور کی زیارت

صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی بہارِ شَرِیعَت میں فرماتے ہیں کہ زیارتِ اَقْدَس قریب بواجِب ہے۔[2] جبکہ شیخ الحدیث حضرت عَلّامہ عبد المصطفٰے اعظمی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی سیرتِ مصطفٰے

[1] .... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۲۲

[2] .... بہارِ شریعت، فضائل مدینہ طیبہ، ۱/ ۱۲۲۱

www.dawateislami.net

میں فرماتے ہیں کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ مُقدسہ کی زِیارت سُنّتِ مُؤکدہ قریب واجِب ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پ۵، النسآء: ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظُلم کریں تو اے محبوب تمہارے حُضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے مُعافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہُت توبہ قُبول کرنے والا مہربان پائیں۔

مزید فرماتے ہیں کہ اس آیت میں گناہ گاروں کے گناہ کی بَخشِش کے لیے اَرْحَمُ الرَّاحِمِین نے تین۳ شرطیں لگائی ہیں: اَوّل دربارِ رسول میں حاضری۔ دُوم اِسْتِغْفار۔ سِوُم رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعائے مَغْفِرت۔ یہ حُکْم حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری دُنْیوِی حَیات ہی تک مَحْدُود نہیں بلکہ روضۂ اَقْدَس میں حاضری بھی یقیناً دربارِ رَسول ہی میں حاضِری ہے۔ اسی لیے عُلَمائے کِرام عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام نے تصریح فرمادی ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار کا یہ فیض آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ اَقْدَس سے مُنْقَطِع نہیں ہوا ہے۔ اس لیے جو گناہ گار قَبرِ اَنْوَر کے پاس حاضِر ہو جائے اور وہاں خُدا سے اِسْتِغْفار کرے اور چونکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنی قَبرِ اَنْوَر میں اپنی اُمَّت کے لیے اِسْتِغْفار

www.dawateislami.net

فرماتے ہی رہتے ہیں، لہٰذا اس گناہ گار کے لیے مغفِرت کی تینوں شرطیں پائی گئیں۔ اس لیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی ضَرور مغفِرت ہو جائے گی۔یہی وجہ ہے کہ چاروں مذاہِب کے عُلَمائے کِرام نے مَناسِکِ حج وزِیارت کی کتابوں میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص بھی رَوضۂ مُنوَّرہ پر حاضِری دے اس کے لیے مُسْتَحَب ہے کہ اس آیت کو پڑھے اور پھر خُدا سے اپنی مغفِرت کی دُعا مانگے۔مذکورہ بالا آیتِ مُبارَکہ کے عِلاوہ بَہُت سی حدیثیں بھی رَوضہ مُنوّرہ کی زِیارت کے فضائل میں وارِد ہوئی ہیں جن کو عَلّامہ سَمْہُودی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے اپنی کتاب **وفاء الوفا** اور دوسرے مُستَنَد سَلَف صَالِحِین عُلَمائے دین نے اپنی اپنی کتابوں میں نَقْل فرمایا ہے۔ مثلاً فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔**[1] یعنی جس نے میری قبر کی زِیارت کی اس کے لیے میری شَفاعَت واجِب ہو گئی۔ اسی لیے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھم کے مُقَدَّس زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان قبرِ مُنوَّر کی زِیارت کرتے اور آپ کی مُقَدَّس جناب میں تَوَسُّل اور اِسْتِغاثہ کرتے رہے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ قِیامَت تک یہ مُبارَک سلسلہ جارِی رہے گا۔[2]

[1] ...... سنن الدار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲۱۷/۱، حدیث: ۲۶۶۹

[2] ...... سیرتِ مصطفٰی، ص۸۴۸

www.dawateislami.net

سیرتِ صحابیات کی روشنی میں عشق و محبتِ مصطفٰے پر مشتمل چند باتیں

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی کئی علامات ہیں، یہاں ذیل میں مُختَلِف کُتُب[1] سے ماخوذ چند علامات ذِکْر کی جارہی ہیں:

پہلی علامت: کثرتِ ذکر

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر اس کَثْرت و لذّت سے کیا جائے کہ آپ کے سِوا دِل میں کسی کی مَحبَّت باقی رہے نہ کسی کی یاد سے لُطف آئے۔[2] بلکہ ذِکْرِ مَحْبُوب کے وَقْت اَلفاظ اس قَدْر شیریں ہو جائیں کہ ان کی حَلاوَت و مِٹھاس تادیر کانوں میں رَس گھولتی رہے۔ یہی وجہ ہے کہ صَحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْھُنَّ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تَذْکِرہ کرتیں تو مَحبَّتِ سرکار ان کے اَلفاظ سے عَیاں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عَطیہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھا جب بھی حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کرتیں تو فَرْطِ مَسرَّت سے کہتیں:

---

[1] ......یہاں مختلف کتب سے مرادیہ کتب ہیں: قوت القلوب از شیخ ابو طالب مکی، احیاء العلوم از امام غزالی، المواھب اللدنیہ از امام قسطلانی، شرح مواھب از امام زرقانی، شفا از قاضی عیاض وشرح شفا از ملا علی قاری اور سیرت مصطفٰی از عبد المصطفی اعظمی۔

[2] ......ماخوذ از المواھب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الاول فی وجوب محبتہ...الخ، ۲/۴۹۵

www.dawateislami.net

میرے والِد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قُربان۔[1]

دوسری علامت: شوقِ ملاقات

دیدارِ سرکار کا بہُت زیادہ شوق ہو، کیونکہ ہر مُحِب اپنے مَحْبُوب سے مُلاقات کا شوق رکھتا ہے اور بعض مشائخ کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ مَحبَّت مَحْبُوب کے شوق کا ہی دوسرا نام ہے۔[2] چنانچہ،

فراقِ نبی میں تڑپنے والی صحابیہ

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جہانِ فانی سے پردہ فرمایا تو قبیلہ ہاشِم کی ایک عورت نے اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: مجھے ایک بار میرے آقا کی قبرِ اَنْوَر کا دِیدار کرا دیجئے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظَمتِ شان کے باعِث آپ کی قبرِ اَنْوَر پر پردے لٹکا دیئے گئے تھے اور اگر کوئی زِیارَتِ قبرِ اَنْوَر سے مُشَرَّف ہونا چاہتا تو اسے سَیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا کی اِجازَت لینا پڑتی کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے ہی کاشانۂ اَقْدَس میں مَحْوِ آرام تھے۔ چنانچہ اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے اس کی حالَتِ زار پر کَرَم فرماتے ہوئے جونہی قبرِ اَنْوَر

[1] .... نسائی، کتاب الحیض والاستحاضۃ، باب شھود الحیض... الخ، ص۰۷، حدیث: ۳۸۸

[2] .... ماخوذ از المواھب اللدنیہ، المقصد السابع، الفصل الاول فی وجوب محبتہ، ۲/۴۹۷

www.dawateislami.net

کے درمیان حائل پردہ ہٹایا اور عِشْقِ نبی سے مَعْمُور اس عورت کی نِگاہ اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبْرِ اَنْوَر پر پڑی تو وہ اپنی بے پناہ مَحبَّت اور والِہانہ عِشْق کے باعِث خود پر قابو نہ رکھ پائی اور جان سے بھی عزیز تر اپنے مَحْبُوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جُدائی پر اس کی آنکھوں سے اَشکوں کا سیلاب جارِی ہو گیا اور پھر دَرِ رَسول پر یوں ہی روتے روتے اس کی بے قَرار رُوح کو قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کرنے کے باعِث قرار مل گیا۔[1]

آپ کے عِشْق میں اے کاش! کہ روتے روتے
یہ نِکل جائے میری جان مدینے والے[2]
تیرے قدموں پہ سَر ہو اور تارِ زِنْدَگی ٹوٹے
یہی اَنْجامِ اُلفت ہے یہی مرنے کا حاصِل ہے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسری علامت: اتباعِ شریعت

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کا عامِل ہو، آپ کے اَفعال واَقوال کا اِتّباع کرے، آپ کے حُکْم کو بجا

[1] .... شرح الشفا، القسم الثانی، الباب الثانی، فصل فیما روی السلف...الخ، ۲/۴۴
نسیم الریاض، القسم الثانی، الباب الثانی، فصل فیما روی السلف...الخ، ۴/۴۳۰

[2] .... وسائل بخشش، ص۳۰۵

[3] .... صحابہ کرام کا عشق رسول، ص۱۵۳

www.dawateislami.net

لائے اور نواہی سے اِجْتِناب کرے اور ہر تنگی و آسانی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ سے حاصل مدنی پھولوں کو پیشِ نظر رکھے، نیز جس بات کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَشْرُوع قرار دیا اور اس پر عَمَل کی ترغیب وتنبیہ فرمائی ہو اسے اپنی نفسانی خواہشات پر ترجیح دے۔[1] چنانچہ ہر اُمّتی کے لیے طاعتِ رسول کی کیا شان ہونی چاہیے اس کا جلْوہ دیکھنا ہو تو صحابیات طیبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سِیرت کا مُطالَعہ کیجئے، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر عَمَل کی سراپا مِثال تھیں، انہوں نے کبھی بھی کسی بھی حال میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی حکم پر عَمَل سے منہ موڑا نہ اس سلسلے میں کبھی کسی رِشتے کو کوئی اَہمیّت دی۔ جیسا کہ اُمُّ الْمُومنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے والِد ماجِد حضرت سَیِّدُنا ابو سُفیان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے اِنْتِقال فرمانے کے بعد اور اُمُّ الْمُومنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے بھائی کے وِصال کے (تین۳ دن) بعد خوشبو لگائی اور اِرشَاد فرمایا: خُدا کی قَسَم! مجھے اس کی ضَرورت نہ تھی مگر میں نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ جو عورت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور یومِ آخِرت پر اِیمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کے مَرنے کا سوگ تین۳ راتوں سے زیادہ کرے۔ سِوائے شوہر کے، کہ اس کے سوگ کی مُدّت چار۴ ماہ دس دِن

[1] ...... ماخوذ از کتاب الشفا، القسم الثانی، الباب الثانی، فصل فی علامة محبته، ۲/۲۲

www.dawateislami.net

ہے۔[1] اسی طرح مَرْوِی ہے کہ ایک بار اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدْمَت سراپا غیرت میں آپ کے بھائی حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا حاضِر ہوئیں جنھوں نے سر پر بارِیک دوپٹّا اَوڑھا ہوا تھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اس دوپٹّے کو (شرعاً مَمْنُوع ہونے کی وجہ سے) پھاڑ کر انہیں موٹا دوپٹّا اوڑھا دیا۔[2]

چوتھی علامت: قُرْبِ محبوب کی کوشش

مَحبَّتِ مصطفٰے کے باعِث ہر شے سے ناطہ توڑ کر اس طرح سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بن جایئے کہ ان کے سِوا کہیں سُکُون ملے نہ چین، بلکہ بارگاہِ حبیب میں ہی دِل کو اِطمینان حاصِل ہو یعنی فِکْر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قُرْب کے حُصُول میں مگن رہے تو نَظر میں ہمیشہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلْوے سمائے ہوں۔ نہ اِس پَل چین آئے نہ اُس پَل قرار آئے۔[3] جیسا کہ شَرْم وحَیا کے پیکر اَمیرُ الْمُومنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَخیافی (یعنی ماں جائی) بہن حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا شُمار بھی ان خوش بختوں میں ہوتا ہے جو اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے

---

[1] .... ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، ص۳۶۸، حدیث: ۲۲۹۹ ملتقطًا

[2] .... موطا امام مالك، کتاب اللباس، باب ما یکرہ للنساء... الخ، ص۴۸۵، حدیث: ۱۷۳۹

[3] .... ماخوذ از قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذکر احکام المحبۃ... الخ، ۲/۸۹

www.dawateislami.net

پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مدینہ شریف ہجرت فرمانے سے پہلے پہلے دامَنِ مصطفٰے سے وَابَستہ ہو کر اَسیرِ گیسوئے مصطفٰے تو ہو گئے تھے مگر کسی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے اور یوں ان کی نِگاہیں صُبح و شام دِیدارِ مصطفٰے کی لذّتوں سے مَحرُوم ہو گئیں۔ دُکھی دِلوں کے چین، سَرورِ کونَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِگاہوں سے اَوجھل ہونے نے ان کے دِلوں میں فِراق و جُدائی کی وہ آگ بھڑکائی کہ مَوْقَع ملتے ہی یہ لوگ آہستہ آہستہ سُوئے مَقامِ مصطفٰے روانہ ہونے لگے۔

کرے چارہ سازی زِیارت کسی کی　　　بھرے زَخْم دِل کے مَلاحت کسی کی
چمک کر یہ کہتی ہے طَلْعَت کسی کی　　　کہ دِیدارِ حق ہے زِیارت کسی کی[1]

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے دِل و دِماغ عِشْق و مَحبَّتِ مصطفٰے کی آگ میں خاکِسْتَر ہوئے جا رہے تھے تو آنکھیں محبوبِ خُدا کے دِیدار کے لیے بے قَرار تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی ہر دَم سُوئے مصطفٰے روانگی کے لیے کسی مَوْقَع کی تلاش میں تھیں، آخِر جب دِلِ مُضْطَر (بے چین دِل) پر قابو نہ رہا تو درِ حبیب پر حاضِری کے لیے عَجَب حیلہ سے کام لیا۔ اُدھر حالات بھی کافی سازگار تھے کیونکہ صُلْحِ حُدَیْبِیَہ کے بعد اَہْلِ مکّہ کو یہ اِطمینان ہو چکا تھا کہ اب اگر کسی نے ہجرت کی بھی تو اسے واپس لے آیا جائے گا، لہٰذا ان کی اس بے فِکری کے باعِث سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو گھر سے باہَر نکلنے کا مَوْقَع مل گیا اور انہوں نے اس

[1] .... ذوقِ نعت، ص ۱۶۶

www.dawateislami.net

سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کا سوچا اور سب سے پہلے وہ مکّہ مکرمہ کے قریب ہی واقع ایک بستی میں اپنے چند رشتہ داروں کے ہاں گئیں اور تین۳ چار۴ دِن قِیام کے بعد واپَس لَوٹ آئیں تاکہ گھر والوں کو شک نہ ہو اور ان کا دوبارہ دیہات جانا انہیں ناگوار نہ گزرے۔ واپسی کے بعد جب آپ نے دیکھا کہ گھر کے حالات ساز گار ہیں اور ان کا دیہات جانا کسی کو مَعْیُوب نہیں لگا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سُوئے مدینہ رَخْتِ سَفَر باندھا اور تَن تنہا گھر سے اس انداز میں روانہ ہوئیں کہ سب کو یہی لگے کہ دیہات کی طرف جا رہی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے عِشْقِ سَرْوَر کے کیا کہنے! آپ راستے سے آگاہ تھیں نہ راستے کی مشکلات سے بخوبی واقِف تھیں۔ بس رُخ سُوئے مدینہ کیا اور پیدل ہی چل پڑیں۔[1]

ان کے در پہ موت آجائے تو جی جاؤں حسن
ان کے در سے دور رہ کے زِنْدگی اَچھّی نہیں[2]

[1] ......پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! اس واقعہ سے کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ عورت کو بغیر مَحْرَم کے تین۳ دن یا زیادہ، بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۷۵۲) تو پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کی طرف ہجرت کا سَفَر تنہا اور بغیر کسی مَحْرَم کے کیوں کیا؟ تو اس کا جواب دیتے ہوئے مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس مُمانَعت کے حُکْم سے مُہاجرہ اور کفّار کی قید سے چھوٹنے والی عورت خارِج ہے کہ یہ دونوں عورتیں بغیر محرم اکیلی ہی دارُ السلام کی طرف سَفَر کر سکتی ہیں بلکہ یہ سَفَر ان پر واجِب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۹۰)

[2] ......ذوق نعت، ص ۱۳۳

www.dawateislami.net

ابھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کچھ دُور ہی گئی تھیں کہ کَرَم ہوا اور تائیدِ غیبی نے کچھ یوں دستگیری فرمائی کہ قبیلہ بنی خُزاعہ کا ایک شخص راستے میں آپ کو ملا، جس نے ایک باپردہ مسلمان خاتون کو یوں سُوئے طَیبہ عازِمِ سَفَر دیکھ کر گوارا نہ کیا کہ وہ اکیلی اس قَدْر طویل سَفَر تنہا اور پیدل کریں۔ چنانچہ اس نے اپنا اُونٹ پیش کیا اور اس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا عِشْق و مستی سے سَرشار جذبات لے کر مَنْزِلوں پہ مَنْزِلیں طے کرتی آخِر دَرِ رَسول پر جا پہنچیں۔[1]

آستانہ پہ تیرے سر ہو اَجَل آئی ہو اور اے جانِ جَہاں تو بھی تماشائی ہو[2]

پانچویں علامت: جان و مال کی قربانی

عِشْقِ مصطفےٰ میں جان و مال کی قربانی پیش کرنا پڑے تو قطعی طور پر دریغ نہ کیا جائے بلکہ ہر اس واسطے و ذریعے کو خَتْم کر دیا جائے جو حُصُولِ رَضا و قُرْبِ مصطفےٰ سے مانع ہو[3] اور اس نِدائے پُر مَسَرَّت پر یقین رکھا جائے کہ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جَہاں چیز ہے کیا لوح و قَلَم تیرے ہیں

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! صَحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ ہمیشہ راہِ خُدا

---

[1] ......صفة الصفوة، ذكر المصطفيات من طبقات الصحابيات، ام كلثوم بنت عقبة بن ابی معيط، المجلد الاول، ٣٩/٢ ملخصاً

[2] ......ذوق نعت، ص ١٤٥

[3] ......قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذكر احكام المحب ...الخ، ٨٩/٢

www.dawateislami.net

و مصطفٰے میں اپنے تَن مَن دھن کو قُربان کرنے کے لیے تیّار رہتیں اور اس سلسلے میں کبھی کسی کی پَروانہ کرتیں۔ کیونکہ وہ سمجھتی تھیں:

نِگاہِ عِشق و مستی میں وُہی اوّل ، وُہی آخر
وُہی قرآں ، وُہی فُرقاں ، وُہی یٰسیں ، وُہی طٰہٰ

یہی وجہ ہے کہ جب اُمُّ الْمُومنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُمَرا اور رُؤسائے قُریش پر سرورِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کو ترجیح دی تو بعض لوگوں نے اسے مَعْیُوب جانا اور چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ جب آپ کو مَعْلُوم ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے تمام رُؤسائے مکّہ کو حَرَم شریف میں بُلایا اور انہیں گواہ بنا کر اپنا سارا مال مَحْبُوبِ ربِّ داور، شَفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔[1] اس کی تائید اُس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُومِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے اِرشاد فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے میرے ساتھ کُفْر کیا اس وَقْت وہ مجھ پر اِیمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وَقْت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وَقْت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے

[1] ....نزهة المجالس، باب مناقب فی امهات المومنین، الجز الثانی، ص ۳۹۸

www.dawateislami.net

لیے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں کے شِکَم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔[1]

چھٹی علامت: حکمِ محبوب پر عمل

حضرت سَیِّدُنا اِمام احمد بن محمد قَسْطَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّیَّه میں فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب بخشنے والے اُمور کو نفسانی خواہشات پر مبنی اُمور پر ترجیح دی جائے۔ یعنی جس بات کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَشْرُوع فرمایا اور اس پر عَمَل کی ترغیب وتَنْبِیہ فرمائی ہو اس سے راضی رہا جائے اور اسے اپنی نفسانی و شہوانی خواہشات پر اس طرح ترجیح دی جائے کہ دِل میں کوئی تنگی محسوس نہ ہو۔ جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دِلوں میں اس سے رُکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (پ۵، النسآء: ۶۵)

مَعْلُوم ہوا کہ جو شخص حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے سے دِل میں

[1] .... الاستیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب الخاء، ۳۳۲۳-خدیجۃ بنت خویلد، ۲/ ۵۰۹

www.dawateislami.net

تنگی محسوس کرے اور اسے تسلیم نہ کرے اس کا ایمان سَلْب کر لیا جاتا ہے۔ نیز حضرت سَیِّدُنا تاجُ الدِّین بن **عطاء اللّٰہ** شاذِلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ آیتِ مُبارَکہ میں اس بات پر دَلالَت ہے کہ حقیقی ایمان اسی شخص کو حاصِل ہوتا ہے جو قول و فعل، عَمَل کرنے و تَرْک کرنے اور مَحبَّت و بُغْض ہر اِعْتِبار سے **اللّٰہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حُکْم مانے۔ مزید فرماتے ہیں کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں سے جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے کو نہیں مانتے یا مانتے ہیں لیکن دِل میں حَرَج بھی محسوس کرتے ہیں، صِرف ایمان کی نفی نہیں کی بلکہ اس پر اُس رَبُوبِیَّت کی قَسَم بھی یاد فرمائی ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ خاص ہے۔[1]

کنگن اتار کر پھینک دیئے

حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنت یزید اَنصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا بڑی عَقْل مند اور بہادُر صَحابیہ تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جنگِ یَرمُوک میں نو ۹ کافِروں کو خیمے کی لکڑی سے واصِلِ جہنّم کر دیا تھا۔[2] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب میں بارگاہِ رِسالَت میں بَیعَت کے لئے حاضِر ہوئی تو اس وَقْت میں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ جب قریب پہنچی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی چمک

---

[1] ......ماخوذاز المواھب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الاول فی وجوب محبتہ...الخ، ۲/۴۹۳

[2] ......اشعۃ اللمعات، ضیافت کا بیان، تیسری فصل، ۵/ ۵۱۳

www.dawateislami.net

دیکھ کر اِرشَاد فرمایا: اے اَسْماء! اِنہیں اُتار کر پھینک دو! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتیں کہ (اگر تم نے ان کی زکوٰۃ اَدا نہ کی تو بَروزِ قِیامَت) اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے گا۔ (فرماتی ہیں) میں نے فوراً کنگن اُتار کر پھینک دیئے اور مَعْلُوم نہیں انہیں کِس نے اُٹھایا؟[1]

چادریں پھاڑ کر دوپٹے بنالیے

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! بلاشبہ حُکْمِ سرکار پر سرِ تسلیم خم کرنے کی یہ ایک اَعلیٰ مِثال ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَہْنِ مُبارَک سے حُکْم اِرشَاد ہوتے ہی حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنت یزید اَنصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے کنگن اُتار کر پھینک دیئے اور پھر پَلَٹ کر یہ بھی نہ دیکھا کہ انہیں کس نے اُٹھایا ہے۔ یہ صِرف آپ ہی نہیں تھیں کہ جنہوں نے ایسا کیا بلکہ صحابیات طیبات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی حیاتِ طیبہ میں ایسی مِثالیں بہُت زیادہ ہیں کہ انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کے بَرعَکس حُکْمِ سرکار پر بغیر کسی لیت ولَعَل (ٹال مٹول، عُذْر، بہانے) کے فوراً عَمَل کر کے دِکھایا۔ جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ جب پردے کا حُکْم نازِل ہوا تو صحابیات طیبات نے اپنی چادروں اور تہہ بندوں کو پھاڑ کر دوپٹے بنالیے۔[2]

[1] ......مسند احمد، مسند القبائل، اسماء ابنۃ یزید، ۱۱/۳۲۶، حدیث: ۲۸۳۳۰

[2] ......ابو داود، کتاب اللباس، باب فی قولہ تعالی یدنین . . . الخ، ص ۶۴۵، حدیث: ۴۱۰۰ ملخصًا

www.dawateislami.net

حکم سرکار بجالانے کی ایک اور مثال

حضرت سَیِّدُنا بَرزَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جُلَیْبِیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک خوش مِزاج شخص تھے، مگر ان کی ایک عادت ایسی تھی جو مجھے پسند نہ تھی۔ لہٰذا میں نے اپنے گھر والوں کو سختی سے منع کر دیا کہ آج کے بعد وہ تمہارے پاس نہ آئیں۔(ان دِنوں) اَنصار کا چونکہ یہ مَعْمُول تھا کہ کسی لڑکی کی شادی اس وَقْت تک نہ کرتے جب تک یہ مَعْلُوم نہ کر لیتے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کو اِس کے رشتے میں دلچسپی ہے یا نہیں؟ چنانچہ ایک مرتبہ جب آقائے نامدار، نبیوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک انصاری شخص کو فرمایا: مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دو۔ تو اس نے خوش ہو کر کہا: یہ تو ہمارے لیے قابِلِ شَرَف اور اِعزاز کی بات ہے کہ آپ ہماری بیٹی کا رشتہ لے رہے ہیں۔ اس پر حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: میں اپنے لیے اس رشتے کا خواہش مند نہیں ہوں۔ اَنصاری صحابی نے عَرض کی: پھر کس کے لیے؟ اِرشَاد فرمایا: جُلَیْبِیْب کے لیے۔ تو عَرض کرنے لگے: میں اس بارے میں لڑکی کی ماں سے مَشْوَرہ کرنا چاہتا ہوں۔ لہٰذا وہ اَنصاری صحابی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازَت لے کر اپنی بیوی کے پاس آئے اور جب اسے بتایا کہ اللّٰہ کے نبی تمہاری بیٹی کے رشتے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو اس نے خوشی کا اِظْہار کرتے ہوئے کہا یہ تو ہمارے لیے

www.dawateislami.net

باعِثِ صد اِفْتِخَار ہے۔ مگر جب انہوں نے بتایا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے لیے نہیں بلکہ جُلَیْبِیْب کے لیے رشتہ چاہتے ہیں تو لڑکی کی ماں نے اِنکار کر دیا۔ یہ تمام باتیں ان کی بیٹی بھی سن رہی تھی کہ جس کے لیے یہ رشتہ آیا تھا۔ چنانچہ جب اس کا باپ اِنکار کرنے کے لیے دَرْبارِ رِسَالَت میں جانے لگا تو آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضا چاہنے والی وہ عاشِقہ صَحابِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے وَالِدَین سے عَرْض کرنے لگی: کیا آپ لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُکْم کو رَدّ کرنا چاہتے ہیں؟ اگر ان کی اس رشتے میں رَضا ہے تو آپ مجھے میرے سرکار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سُپُرد کر دیں وہ کبھی مجھے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اس کی یہ بات سن کر آخِر وَالِدَین اس رشتے کے لیے راضی ہو گئے اور بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب آپ راضی ہیں تو ہم بھی راضی ہیں۔ پھر حُضور نے حضرت **جُلَیْبِیْب** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شادی خانہ آبادی اپنی اس صَحابیہ سے فرمادی جس نے اپنی ذات پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضا کو ترجیح دی تھی۔[1]

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے **مُحَمَّد**

[1] .... مسند احمد، مسند البصریین، حدیث برزۃ الاسلمی، ۸/۱۱۷، حدیث: ۲۰۳۱۵ ملتقطاً

www.dawateislami.net

خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے **مُحَمَّد**[1]

ساتویں علامت: محبت و نفرت کا معیار

دو عالَم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد کو سینے میں بسانے والوں سے مَحبَّت کی جائے اور ان کی ہم نشینی کو سَعادَت سمجھا جائے جبکہ دُشمنانِ رسول سے قطعی کوئی تعلّق روا نہ رکھا جائے۔[2] جیسا کہ مَرْوِی ہے کہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا ابو سُفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِیمان لانے سے پہلے مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً میں حاضر ہوئے تو اپنی بیٹی اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملنے ان کے مکان پر گئے۔ جب انہوں نے بِسْتَرِ رسول پر بیٹھنا چاہا تو سَیِّدہ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جَلْدی سے بِسْتَر اُٹھا لیا، حیران ہو کر بولے: بیٹی! تم نے بِسْتَر کیوں اُٹھا لیا؟ کیا بِسْتَر کو میرے لائق نہیں سمجھا؟ یا مجھ کو اس بِسْتَر کے قابِل نہیں جانا؟ اُمُّ الْمُؤمنین نے جواب دیا: یہ بِسْتَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور آپ مُشرِک و ناپاک ہیں، اس لیے میرے دِل نے گوارا نہ کیا کہ آپ اس پر بیٹھیں۔[3]

---

[1] ......حدائق بخشش، ص ۶۵

[2] ......ماخوذ از سیرت مصطفیٰ، ص ۸۳۶

[3] ......شرح الزرقانی، المقصد الاول، کتاب المغازی، ذکر خمس سرایا بنی خیبر والعمرۃ باب غزوۃ الفتح الاعظم، ۳/ ۳۸۵

www.dawateislami.net

آٹھویں علامت: راہِ خدا کے مصائب پر صبر

راہِ مَحبّت میں دَرپیش مَصائِب پر صَبْر کیا جائے اور کبھی بھی حَرْفِ شِکایت زبان پر نہ آئے۔ کیونکہ مَحبّتِ مصطفےٰ سے بندے کو ایک ایسی لذّت حاصل ہوتی ہے کہ بندہ ہر قِسْم کے مَصائِب کو بھول جاتا ہے اور ان مَصائِب سے جو تکلیف دوسرے لوگوں کو پہنچتی ہے وہ اسے نہیں پہنچتی۔[1] جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ عمار سُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ جب آپ اَسیرِ گَیْسُوئے مصطفےٰ ہوئیں تو کفّار بد اَطْوار نے آپ پر ظُلْم وسِتَم کی حد کر دی مگر آپ نے اپنے دِل میں فَروزاں (روشن) عِشْقِ رسول کی شَمْع کو ظلمتوں کی آندھیوں سے بجھنے نہ دیا اور موت کا اَبدی جام نوش فرمالیا۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: مجھے آلِ عمّار بن یاسر کے لوگوں نے بتایا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا سُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو آلِ بنو مُغیرہ اِسلام لانے کی وجہ سے اِیذائیں دیتے تھے تاکہ وہ **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِنکار کر دیں، مگر آپ ان کے باطِل معبودوں کا اِنکار کرتی رہیں یہاں تک کہ انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو شہید کر دیا۔ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عمّار، ان کی والِدہ اور ان کے والِد کو مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کے تپتے صحرا میں مَقامِ اَبْطَح پر اِیذائیں پاتے دیکھتے تو اِرشاد فرماتے: اے آلِ یاسر! صَبْر کرو! تمہارے

[1] ......شرح الزرقانی، المقصد السابع، الفصل الاول فی وجوب محبته... الخ، ۹/۱۳۱

www.dawateislami.net

لیے جنّت کا وعدہ ہے۔[1] حضرتِ سُمَیَّہ بِنت خُبَّاط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے مَظْلُومانہ شَہادَت کے عِلاوہ اور بھی سختیاں جھیلی تھیں، مثلاً ان کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سَخْت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا تاکہ دھوپ کی گرمی سے لوہا تپنے لگے۔ یہاں تک کہ انہوں نے سب سے بڑے دُشْمَنِ اِسلام ابو جہل کے ہاتھوں شَہادَت کو قُبول کر لیا مگر اِسلام سے منہ نہ موڑا۔[2]

نویں علامت: تبرکات مقدسہ کی تعظیم

جن چیزوں اور لوگوں کو سرورِ کائنات، فَخْرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسْبَت و تعلّق حاصِل ہے ان سب سے مَحبَّت کی جائے اور ان کا اَدَب واِحْتِرام مَلْحُوظِ خاطِر رکھا جائے۔ یعنی صحابہ کِرام، اَزْواجِ مُطَہَّرات، اَہْلِ بَیْت اَطْہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن، شہرِ مدینہ، قَبْرِ اَنْوَر، مَسْجِد نبوی، آپ کے آثارِ شریفہ و مَشاہِدِ مُقَدَّسہ، قرآن مجید و احادیث مُبارَکہ وغیرہ سب کی تعظیم و توقیر اور ان کا اَدَب و اِحْتِرام کیا جائے۔[3] جیسا کہ ایک صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا کَبْشَہ اَنصاریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر خاتَمُ الْمُرسَلِین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم تشریف لے گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ہاں موجود

[1] .... الاصابۃ، کتاب النساء، حرف السین، ۱۱۳۴۲-سمیہ بنت خباط، ۸/ ۲۰۹

[2] .... اسد الغابۃ، حرف السین، ۷۰۲۱-سمیہ ام عمار، ۷/۱۵۳

[3] .... سیرت مصطفٰی، ص۸۳۶

www.dawateislami.net

مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے اُس مَشْک کا منہ کاٹ کر (بطورِ تَبَرُّک) اپنے پاس رکھ لیا۔[1]

موئے مبارک سے صحابیات کی محبت

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! حضرت سَیِّدَتُنا کَبْشَہ اَنصاریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی محبَّتِ مصطفٰے کے کیا کہنے! یہ صِرف آپ ہی نہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسْبَت رکھنے والی چیزوں کو اپنے پاس بَطورِ تَبَرُّک رکھ لیا تھا۔ بلکہ کئی صحابیات ایسی ہیں جنہوں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسْبَت رکھنے والی چیزوں کو ساری زِنْدَگی اپنا مَتاعِ حَیات جان کر سینے سے لگائے رکھا۔ جیسا کہ حُدَیبِیَہ کے مَقام پر تاجدارِ رِسالَت، شَہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بال مُبارَک بنوائے تو وہ تمام مُوئے مبارَک ایک سبز دَرَخْت پر ڈال دیئے گئے، جہاں سے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بَطورِ تَبَرُّک انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔ چنانچہ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ عمّارہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے بھی چند بال حاصِل کیے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو میں اُن مُبارَک بالوں کو پانی میں ڈبو کر پانی مریض کو پلاتی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے صِحَّت یاب فرما دیتا۔[2]

[1] ...... ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک، ص ٤٦٥، حدیث: ١٨٩٢
[2] ...... مدارج النبوت، قسم سوم، وصل کشتن صحابہ...الخ، حصہ دوئم، ص ٢١٧

www.dawateislami.net

عمر بھر ہار گلے سے نہ اتارا

غزوۂ خیبر میں رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ بنی غفّار کی ایک صحابیہ کو اپنے دستِ مُبارَک سے ایک ہار پہنایا تھا۔ وہ اس کی اتنی قدر کرتی تھیں کہ عمر بھر گلے سے جُدا نہ کیا اور جب اِنْتِقال فرمانے لگیں تو وصیّت کی کہ ہار بھی ان کے ساتھ دَفْن کیا جائے۔[1]

سرکار کے پسینے سے صحابیات کی محبت

خادمِ رسول حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور خاتَمُ الْمُرْسَلین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے یہاں تشریف لائے اور قَیْلُوْلَہ فرمایا (یعنی دوپہر میں کچھ دیر آرام کیا)۔ حالَتِ خواب میں جنابِ رِسالَت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسینہ آگیا، میری والِدہ مُحتَرمہ (حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا) نے ایک شیشی لی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پسینہ مُبارَک اس میں ڈالنا شُروع کر دیا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے تو دَرْیافت فرمایا: اے اُمِّ سُلَیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عَرض کی: یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ڈالتی ہیں اور یہ سب خوشبوؤں سے عُمْدہ خوشبو ہے۔

ایک رِوایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عَرض کی: **یارسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اپنے بچوں کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

[1] ....مسند احمد، مسند النساء، حدیث امرأة من بنی غفار، ۱۱/۲۰۱، حدیث: ۲۷۸۹۷: ملتقطًا

www.dawateislami.net

پسینہ مُبارک سے بَرَکت کی اُمّید رکھتے ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم ٹھیک کرتی ہو۔ [1]

کرمِ سرکار کی مشتاق

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! صحابیات طیبات رضی اللہ تعالٰی عَنۡھُنَّ کَرَمِ سرکار کی اس قَدْر مُشْتاق تھیں کہ وہ ہر وَقْت مَوْقَع کی تلاش میں رہتیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عامِر اَسما بنتِ یزید اَشْہَلِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا سے مَرْوِی ہے کہ ایک بار میں نے آقائے نامدار، رَسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قریب کی ایک مَسْجِد میں نمازِ مَغْرِب اَدا فرماتے دیکھا تو اپنے گھر سے گوشت اور روٹیاں لے کر حاضِرِ خِدْمَت ہوئی اور عَرْض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! حُضُور رات کا کھانا تَناوُل فرمائیے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر کھاؤ۔ آپ فرماتی ہیں: اس ذات کی قَسَم جس کے قبضۂ قُدْرَت میں میری جان ہے! سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ آئے ہوئے تمام صَحابۂ کِرام اور گھر والوں سے جو وہاں حاضِر تھے سب نے مِل کر کھانا تَناوُل فرمایا مگر میں نے دیکھا کہ کچھ بوٹیاں جوں کی توں پڑی تھیں اور بَہُت سی روٹیاں بھی بچ گئیں، حالانکہ کھانے والے 40 اَفراد تھے۔ پھر واپسی پر حُضُور نے میرے پاس مَوجُود ایک پُرانی مشک سے پانی نوش فرمایا اور تشریف لے گئے۔

[1] .... مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبی والتبرک بہ، ص ۹۱۳، حدیث: ۲۳۳۱

www.dawateislami.net

میں نے اس پر روغن مل کر اپنے پاس بَطورِ تَبَرُّک مَحْفُوظ کر لیا، اس کے بعد ہم اس کا پانی بیماروں اور مرنے والوں (یعنی قریب الموت لوگوں) کو بَرَکت کے لیے پلایا کرتے تھے۔[1]

عشق اور عاشقانِ رسول کے متعلق چند باتیں

پیاری پیاری اِسلَامی بہنو! یاد رکھئے!

- عاشقانِ رسول راہِ عِشْق میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- عِبادَت گزار عِشْق و مَحبَّت کی نَسیمِ صُبْح سے راحَت پاتے ہیں۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رسول عاشقانِ رَسول کے دِلوں کی غِذا، اَرْوَاح کا رِزْق اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول سے مَحْرُوم شخص مُردوں میں شُمار ہوتا ہے۔
- عِشْق و مَحبَّت کے نُور سے مُنَوَّر عاشقانِ رَسول کبھی تاریکیوں کے سمندر میں غَرق نہیں ہوتے۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول وہ شِفا ہے جس سے مَحْرُوم شخص کا دِل بیماریوں کا گڑھ بن جاتا ہے۔

[1] .... الطبقات الکبری لابن سعد، تسمیہ نساء الانصار... الخ، ۴۲۹۲-ام عامر اشھلیۃ، ۸/ ۳۴۴

www.dawateislami.net

- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول کی لذّت سے جو آشنا نہیں ان کی زِنْدَگی غموں اور تکالیف کا شِکار رہتی ہے۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول اِیمان، اَعمال اور مَقامات کی رُوح ہے جس کے بغیر یہ تمام چیزیں ایسے جِسْم کی طرح ہیں جس میں رُوح نہ ہو۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول مَحْبُوبِ خدا کی طرف سَفَر جاری رکھنے والے عاشقانِ رَسول کی سواری ہے۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول سے فیض یاب ہونا فَضْلِ خُداوندی ہے۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول کی آگ میں جلنے والے عاشقانِ رَسول کو جہنّم کی آگ نہ جلائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول یقین و اِیمان کو دَرجۂ کمال تک پہنچاتی ہے۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول کی وجہ سے عاشقانِ رَسول کی زبانیں ہر وَقْت تذکرۂ مَحْبُوبِ خُدا میں مَصْرُوف رہتی ہیں۔
- عِشْق و مَحبَّتِ رَسول سے سرشار عاشقانِ رَسول کا ذِکْرِ خُدا و مصطفٰے میں مَشْغُول ہونا توفیقِ خُداوندی ہے۔

عشقِ رسول کی دولت مل گئی

کہروڑ پکا (لودھراں، پنجاب) ڈاکخانہ ڈھنوٹ کی مقیم اِسلَامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں نمازوں کی ادائیگی سے مَحْرُوم تھی، فلمیں، ڈرامے دیکھ کر اپنا نامۂ

www.dawateislami.net

اَعمال آلودہ کررہی تھی، خوفِ خُدا سے آشنا تھی نہ عِشْقِ مصطفٰے کی حَلاوَت سے آگاہ۔خوش قسمتی سے دَعْوَتِ اِسْلَامی سے وَابَسْتہ حیا کے جذبے سے مَعْمُور اِسْلَامی بہنوں کی رَفاقت کیا ملی؟ میری عَمَل سے عارِی زِنْدَگی سنّتوں سے آباد ہوگئی، سنّتوں بھرے اجتماعات میں خوفِ خُدا اور عِشْقِ مصطفٰے کے رُوح پَرْوَر مَناظِر دیکھ کر میرے دِل میں بھی خوفِ خُدا اور عِشْقِ مصطفٰے کی وہ شَمع فَرَوْزَاں (روشن) ہوئی کہ اس کی کرنوں سے نہ صرف میرا ظاہِر روشن ہوگیا بلکہ میرا باطن بھی جگمگا اُٹھا۔ یہاں تک کہ اب میرا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا سنّتوں کے تابع ہوگیا ہے، زبان پر سنّتوں کا چرچا ہوتا ہے تو کان صِرف نَعْتِ رسولِ مَقْبول سننا پسند کرتے ہیں۔جب نعت شریف کے میٹھے میٹھے بول کانوں کے ذریعے دِل و دِماغ تک پہنچتے ہیں تو عِشْقِ رسول میں بے قراری و بے خودی کی ایک خاص کَیفِیَّت طارِی ہو جاتی ہے اور دِل دیدارِ گنبدِ خضرا کے لیے مدینے کی حاضِری کی تمنّا میں مچلنے لگتا ہے۔جوں جوں وَقْت مَدَنی مَاحول میں گزرتا جارہاہے عِشْقِ رسول میں بھی اِضافہ ہوتا جارہاہے یہاں تک کہ میری کوئی دُعا بھی بارگاہِ مصطفٰے میں حاضِری کی بھیک سے خالی نہیں ہوتی۔دِل میں عِشْقِ مصطفٰے کی اس بھڑکتی آگ نے میری عاداتِ بد کو جلا کر خاکِسْتَر کر دیا ہے اور اب بے اَدَبی و گستاخی کی جگہ وَالِدَین اور بڑوں کے اَدَب اور چھوٹوں پر شَفْقَت نے لے لی ہے۔یہ سب مَدَنی مَاحول کی بَرَکت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پندرھویں صدی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شَخْصِیَّت، شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت،

www.dawateislami.net

بانیِ دَعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبِلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سایہ یونہی تادیر قائم ودائم رکھے اور ہمیں اور ساری دنیا کو ان کے فیضان سے مالامال ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زِندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول [1]

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذومراجع

	قرآن مجید	کلام باری تعالی	
1.	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ
2.	موطا امام مالك	امام مالك بن انس اصبحی، متوفی ١٧٩ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٣٣ھ
3.	کتاب المغازی	ابو عبد اللہ امام محمد بن عمر واقدی، متوفی ٢٠٧ھ	عالم الکتب بیروت ١٤٠٤ھ
4.	السیرۃ النبویۃ	ابو محمد عبد الملك بن ھشام، متوفّٰی ٢١٣ھ	دار الفجر مصر ١٤٢٥ھ
5.	الطبقات الکبری	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی، متوفی ٢٣٠ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١١ھ
6.	المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ٢٤١ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٩ھ
7.	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٨ھ

[1] .... وسائلِ بخشش، ص ٦٠٤

www.dawateislami.net

8.	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
9.	سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
10.	سنن الدار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۶ھ
11.	سنن الترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفی ۲۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
12.	نسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء
13.	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۶ھ
14.	الاستیعاب	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
15.	مکاشفۃ القلوب	حجۃ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
16.	فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
17.	کتاب الشفا	القاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۳۲ھ
18.	صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
19.	اسد الغابۃ	ابو الحسن علی بن محمد ابن اثیر جزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۹ھ
20.	تفسیر القرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۹ھ

www.dawateislami.net

.21	الاصابة	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	المکتبة التوفیقیہ مصر
.22	نزھة المجالس	العلامة عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفّٰی ۸۹۴ھ	المکتب الثقافی ۱۴۲۵ھ
.23	المواھب اللدنیة	شھاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت 2009ء
.24	سبل الھدی	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۴ھ
.25	شرح الشفا	ملا علی قاری ھروی حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۸ھ
.26	مدارج النبوت	شیخ محقق عبد الحق محدث دھلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریة الرضویہ لاھور ۱۹۹۷ھ
.27	اشعة اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فرید بک سٹال لاھور
.28	نسیم الریاض	شھاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی، متوفی ۱۰۶۹ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۱ھ
.29	شرح الزرقانی	ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیة ۱۴۱۷ھ
.30	ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خان قادری متوفی ۱۳۲۶ھ	شبیر برادرز لاھور
.31	فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاھور
.32	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبة المدینہ
.33	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبة المدینہ، کراچی
.34	مراٰة المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
.35	سامانِ بخشش	حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا نوری متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز لاھور ۱۴۳۲ھ
.36	سیرت مصطفٰی	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
.37	جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبة المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

.38	وسائلِ بخشش	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
.39	شاہنامۂ اسلام مکمل	ابو الاثر حفیظ جالندھری	الحمد پبلی کیشنز 2006ء
.40	صحابہ کرام کا عشقِ رسول	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
.41	دیوان حسان بن ثابت	صحابیِ رسول حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
.42	لسان العرب	جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی، متوفی ۷۱۱ھ	مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرودِ پاک کی فضیلت	1	صحابیات کی وارفتگی کا عالم	14
آپ ہیں تو سب کچھ ہے	2	بھائی اور شوہر کی شہادت پر ناز	16
حضرت اُمِّ عمارہ کی جان نثاری	4	قبیلہ بنی دینار کی بڑھیا	16
مَحبّتِ رسول فرض ہے	6	سرکار کی سلامتی پر سب کچھ قربان	17
عشق و مَحبّت کیا ہے؟	7	دیدارِ سرکار کی خوشی میں رونا بھول گئیں	18
عشق و مَحبّت میں فرق	8		
مَحبّتِ باری و محبوبِ باری سے مراد	9	سرکار ہی دلوں کا سرور ہیں	19
قرآن و سنّت اور مَحبتِ رسول	10	مَحبّتِ مصطفٰے کے تقاضے	20
مَحبّتِ رسول کے فرض ہونے کی ایک عقلی توجیہہ	12	اُمّت پر حُقُوقِ مصطفٰے	21
		﴿1﴾ ایمان بالرسول	23

www.dawateislami.net

﴿2﴾ اتباعِ سنّتِ رسول	24
﴿3﴾ اِطاعَتِ رسول	25
﴿4﴾ مَحبّتِ رسول	26
سرکار کی تکلیف برداشت نہ ہوتی	27
﴿5﴾ تعظیمِ رسول	28
آدابِ بارگاہِ نبوت کی انوکھی مثال	30
بارگاہِ نبوت کی بے ادبی قطعاً گوارا نہ تھی	30
﴿6﴾ مدحِ رسول	32
﴿7﴾ دُرود شریف	33
﴿8﴾ قبرِ انْوَر کی زِیارت	35
سیرتِ صحابیات کی روشنی میں عشق ومَحبّتِ مصطفٰے پر مشتمل چندباتیں	37
پہلی عَلامَت: کَثْرَتِ ذِکْر	37
دوسری عَلامَت: شوقِ ملاقات	38
فِراقِ نبی میں تڑپنے والی صحابیہ	38
تیسری عَلامَت: اِتّباعِ شَرِیعَت	39
چوتھی عَلامَت: قُربِ محبوب کی کوشش	41
پانچویں عَلامَت: جان ومال کی قربانی	44
چھٹی عَلامَت: حکمِ محبوب پر عمل	46
کنگن اُتار کر پھینک دیئے	47
چادریں پھاڑ کر دوپٹے بنالیے	48
حکمِ سرکار بجالانے کی ایک اور مثال	49
ساتویں عَلامَت: مَحبّت ونفرت کا مِعیار	51
آٹھویں عَلامَت: راہِ خدا کے مصائب پر صبر	52
نویں عَلامَت: تبرکات مقدسہ کی تعظیم	53
مُوئے مُبارَک سے صحابیات کی مَحبّت	54
عمر بھر ہار گلے سے نہ اُتارا	55
سرکار کے پسینے سے صحابیات کی محبت	55
کَرَمِ سرکار کی مُشتاق	56
عِشْق اور عاشِقانِ رَسُول کے مُتَعَلِّق چندباتیں	57
عِشْقِ رسول کی دولت مل گئی	58
ماخذ ومَراجع	60
فہرست	63

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❀ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❀ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَاللہ عزّوجلّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عزّوجلّ

ISBN 978-969-631-613-8
0125388
MC 1286
مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net